ماہنامہ
لاہور
نعت
وقد جاءھم
رسول مبین
وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ (الدخان۔ ۴۴:۱۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 24 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 24 جون 2011 شمارہ 6,7

طرحی نعتیں (۲۵ واں حصہ)

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر - اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشرز: راجا رشید محمود
صدر
ایوانِ نعت
رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

فون: 37463684

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز، لاہور

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس فون: 7230001
0321-9409200
0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

e.mail: madnigraphics@hotmail.com پوسٹ کوڈ: 54500

طرحی نعتیں

(۲۵واں حصّہ)

مرتّبہ

راجا رشید محمودؔ

مارچ ۲۰۱۰ کا مشاعرہ — صفحہ ۳ تا ۲۶

اپریل ۲۰۱۰ کا مشاعرہ — صفحہ ۲۷ تا ۵۷

مئی ۲۰۱۰ کا مشاعرہ — صفحہ ۵۸ تا ۸۲

اشاریہ حمد و نعت گویانِ محترم — ۸۳

ماہانہ حمدیہ نعتیہ مشاعروں کے مصرع ہائے طرح — ۸۴ تا ۸۷

آیندہ شمارے

جولائی ۲۰۱۱ — رُفقائے نعت

اگست ۲۰۱۱ — طرحی نعتیں (۲۶واں حصّہ)

"سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل" کا ۹۸واں

نویں سال کا تیسرا ماہانہ حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

۶ مارچ ۲۰۱۰

چوپال، لاہور۔ نمازِ مغرب کے بعد

صاحبِ صدارت: محمد ارشد خاں

مہمانِ خصوصی: علامہ عطا محمد گولڑوی

مہمانِ اعزاز: حبیب ثاقبؔ

قاریِ قرآن: محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

نعت خواں: محمد ارشد قادری

ناظمِ تقریب: راجا رشید محمودؔ

(چیئرمین "سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل")

مصرعِ طرح:

"سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

شاعر:

امجدؔ حیدرآبادی

(وفات: ۲۹ مارچ ۱۹۶۱)

مارچ ۲۰۱۰ کا مشاعرہ

''سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے''

امجدؔ حیدر آبادی صفحہ ۵

حمدِ باری تعالیٰ جل وعلا

تنویر پھولؔ (نیویارک) ۔۶ غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا) ۔۶،۷

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور) ۔۷،۸ عقیلؔ اختر (لاہور) ۔۸،۹

راجا رشید محمودؔ ۔۹

نعتِ سرورِ انبیاء علیہ التحیۃ والثناء

''رہا، خدا، دیکھا'' قوافی۔ ''رہا ہے'' ردیف

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ) ۔۱۰ تنویر پھولؔ ۔۱۰،۱۱

ثاقبؔ علوی (کامونکی) ۔۱۱،۱۲ محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد) ۔۱۲،۱۳

غلام زبیر نازشؔ ۔۱۳،۱۴ عقیلؔ اختر ۔۱۴،۱۵

راجا رشید محمودؔ ۔۱۵،۱۶

''چمک، جھلک، یک'' قوافی۔ ''رہا ہے'' ردیف

منظرؔ عارفی (کراچی) ۔۱۶،۱۷ تنویر پھولؔ ۔۱۷،۱۸

ریاض ندیم نیازی (سبی) ۔۱۸ بشیرؔ رحمانی (لاہور) ۔۱۸،۱۹

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری ۔۱۹۔۲۱ حبیب ثاقبؔ (لاہور) ۔۲۱

راجا رشید محمودؔ ۔۲۱۔۲۳

''دم، نم، عالم'' قوافی۔ ''چمک رہا ہے'' ردیف

راجا رشید محمودؔ ۔۲۳ بشیر باواؔ (شیخوپورہ) ۔۲۳،۲۴

''کا، کعبہ، ستارہ'' قوافی۔ ''ہر دم چمک رہا ہے'' ردیف

راجا رشید محمودؔ ۔۲۴،۲۵

گرہ بند نعت

تنویر پھولؔ ۔۲۵،۲۶

غیر مردّف نعت

راجا رشید محمودؔ ۔۲۶

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں، عُقبیٰ تری گلی میں

دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے
رستہ تری گلی کا پوچھا تری گلی میں

دیوانہ کر دیا ہے، دیوانہ ہو گیا ہوں
دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تری گلی میں

موت و حیات میری، دونوں ترے لیے ہیں
مرنا تری گلی میں، جینا تیری گلی میں

کس طرح پاؤں رکھیں یاں صاحبِ بصیرت
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر جا تری گلی میں

سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
دیکھا نہیں کسی دن سایہ تری گلی میں

امجدؔ کو آج تک ہم ادنیٰ سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اس کا پایا تری گلی میں

احمد حسین امجدؔ حیدر آبادی

مارچ ۲۰۱۰ کا مشاعرہ

"سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

امجدؔ حیدرآبادی صفحہ ۵

حمدِ باری تعالیٰ جل وعلا

تنویر پھولؔ (نیویارک)۔۶
غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)۔۶،۷
محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)۔۷،۸
عقیل اخترؔ (لاہور)۔۸،۹
راجا رشید محمودؔ۔۹

نعتِ سرورِ انبیاء علیہ التحیۃ والثناء

"رہا، خدا، دیکھا" قوافی۔ "رہا ہے" ردیف

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)۔۱۰
تنویر پھولؔ۔۱۰،۱۱
ثاقب علوی (کامونکی)۔۱۱،۱۲
محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)۔۱۲،۱۳
غلام زبیر نازشؔ۔۱۳،۱۴
عقیل اخترؔ۔۱۴،۱۵
راجا رشید محمودؔ۔۱۵،۱۶

"چمک، جھلک، یک" قوافی۔ "رہا ہے" ردیف

منظر عارفیؔ (کراچی)۔۱۶،۱۷
تنویر پھولؔ۔۱۷،۱۸
ریاض ندیم نیازی (سبی)۔۱۸
بشیر رحمانی (لاہور)۔۱۸،۱۹
محمد ابراہیم عاجزؔ قادری۔۱۹۔۲۱
حبیب ثاقبؔ (لاہور)۔۲۱
راجا رشید محمودؔ۔۲۱۔۲۳

"دم، نم، عالم" قوافی۔ "چمک رہا ہے" ردیف

راجا رشید محمودؔ۔۲۳
بشیر باواؔ (شیخوپورہ)۔۲۳،۲۴

"کا، کعبہ، ستارہ" قوافی۔ "ہر دم چمک رہا ہے" ردیف

راجا رشید محمودؔ۔۲۴،۲۵

گرہ بند نعت

تنویر پھول۔۲۵،۲۶

غیر مردّف نعت

راجا رشید محمودؔ۔۲۶

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں، عقبیٰ تری گلی میں

دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے
رستہ تری گلی کا پوچھا تری گلی میں

دیوانہ کر دیا ہے، دیوانہ ہو گیا ہوں
دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تری گلی میں

موت و حیات میری، دونوں ترے لیے ہیں
مرنا تری گلی میں، جینا تیری گلی میں

کس طرح پاؤں رکھیں یاں صاحبِ بصیرت
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر جا تری گلی میں

سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
دیکھا نہیں کسی دن سایہ تری گلی میں

امجدؔ کو آج تک ہم ادنیٰ سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اس کا پایا تری گلی میں

احمد حسین امجدؔ حیدرآبادی

حمدِ باری تعالیٰ

قرآں کی ابتدا میں راحت کا تذکرہ ہے
کیا مہربان ہم پر وہ ذاتِ کبریا ہے
دن رات ہو رہا ہے بطحا میں طوفِ کعبہ
''سورج تجلّیوں کا ہر دَم چمک رہا ہے''
رب کی نظر سے پنہاں ذرّہ نہیں ہے کوئی
وہ سب کو دیکھتا ہے، وہ سب کو پالتا ہے
سب عالموں کا رب ہے، سب حمد ہے اسی کی
روزِ ازل سے دل بس اُس سے ہی آشنا ہے
اقرار جو ازل میں ہم نے کیا تھا اُس سے
شیطان نے ہمارے دل سے بُھلا دیا ہے
رحمت کی اک نظر ہو اَے خالقِ دو عالم!
جو بات بھی ہے بگڑی، تُو ہی بنا رہا ہے
ہر شر سے تُو بچا لے، شیطاں کو دور کر دے
ہے پھولؔ در پہ آیا، بندہ یہ بے نوا ہے

تنویر پھولؔ (نیویارک)

حمد اُس کے واسطے جو خلاقِ دوسرا ہے
ارض و سما ہیں جس کے، جو سب کا ہی خدا ہے
اُس کی ہی قدرتوں کے ہر سمت ہیں نظارے
جلوے اُسی کے ہر سُو، ذکر اُس کا جا بجا ہے
سب اِس کو جانتے ہیں، سب اِس کو مانتے ہیں
وہ کُل کا ہے سہارا، وہ سب کا آسرا ہے

نورِ خدا کا یہ بھی اک فیضِ بیکراں ہے
''سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے''
یا رب! بہار اِس کو کر دے عطا خوشی کی
مدّت ہوئی، وطن کی غمگین ہی فضا ہے
داتا ہے دو جہاں کا، محتاج ہیں سب اُس کے
روزی رساں وہی ہے، وہ سب کو پالتا ہے
سینہ ہوا ہے روشن، دل بن گیا ہے گلشن
اسمِ عظیم اُس کا جب لب پہ آ گیا ہے
محروم کب ہے کوئی اُس کی نوازشوں سے
سب پر کرم ہے اُس کا، وہ صاحبِ عطا ہے
وہ خالقِ جہاں ہے، وہ کُل پہ مہرباں ہے
سب پر نظر ہے اُس کی، وہ سب کو دیکھتا ہے
یہ فکر کی تجلّی، یہ فن کی روشنی بھی
نازشؔ کرم ہے اُس کا، سب اُس کی ہی عطا ہے

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

ذاتِ خدائے واحد بے مثل و بے فنا ہے
وصفِ خدائے اکبر ہر ایک سے جدا ہے
رزّاقِ ہر جہاں ہے اک ربِّ لم یزل ہی
پتھر میں جو ہیں کیڑے، اُن کو بھی پالتا ہے
تقویم کی خدا نے انساں کی سب سے بہتر
ایسے بھی رب نے اس کو سب سے کیا ورا ہے
کافر ہو یا ہو مُسلم، مومن ہو یا ہو مُشرک
رب کا درِ عنایت ہر ایک پر کُھلا ہے
ذات و صفات میں رب ہے بے مثال و یکتا
اس میں نہیں کوئی شک، یہ بات طے شُدہ ہے

دنیا کا فائدہ ہو یا دین کا تفقّہ
جس کو بھی جو ملا ہے، اللہ نے دیا ہے

غمگین جس کا دل ہو، ذکرِ خدا کرے وہ
ہر غم کی یہ دوا ہے اور روح کی غذا ہے

اللہ کے ولیوںؒ کے قلبِ باصفا پر
"سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

رنج و مِحَن جو گھیریں، کوہِ الم جو ٹوٹے
اللہ کو پکارو، وہ دافعِ بلا ہے

ہر ایک اسمِ باری بے شک ہے اسمِ اعظم
وہ دافعِ بلا ہے اور باعثِ شفا ہے

اپنے جوارِ رحمت میں دے جگہ اسے بھی
یا رب! ترے نبی (ﷺ) کا عاجزؔ بھی اک گدا ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

سانسوں کا یہ تسلسل تعلیم دے رہا ہے
اس کشتیِ رواں کا اللہ ناخدا ہے

ناحق شناس ہوں میں، تُو حق شناس کر دے
مجھ کو بھی ناروا ہو، جو تجھ کو ناروا ہے

اک خُوئے ناسپاسی میرے مزاج میں ہے
شکر و سپاس دے دے، مولا یہ التجا ہے

تبدیلیِ زمانہ، یہ نت نئے حوادث
سب راہیِ فنا ہیں، بس اک تجھے بقا ہے

ہر ایک فکرِ تازہ، ہر زاویہ نگہ کا
رب کو پتا ہے سب جو، دیکھا، کہا، سنا ہے

روشن ہدایتوں سے منظر دُھلے دُھلے ہیں
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

سینے میں جو نہاں ہیں کِذب و ریا، تکبّرؔ
اُن کا علاج پیہم ذکرِ خدا بنا ہے

لازم عقیلؔ پر ہے، حمد و ثنا کرے وہ
جو کچھ اِسے ملا ہے، مولا تری عطا ہے

عقیلؔ اختر (لاہور)

رب کی نہ ابتدا ہے کوئی، نہ انتہا ہے
تعیین کی حدوں سے ذاتِ خدا ورا ہے

محمودؔ کو اشارہ سرکار (ﷺ) سے ملا ہے
اِس واسطے لبوں پر تحمید ہے، ثنا ہے

شہ رگ سے بھی قریں ہے جو مقتدر حقیقی
خلّاقِ ہر جہاں ہے، سجدہ اسے روا ہے

یہ حکم ہے قوی و قیوم کا، جو باعث
اَلوان اور طبائع میں اختلاف کا ہے

جب چاہے، لے لے واپس، روکے گا کون اس کو
خِلعت وجود کا جب خالق کی ہی عطا ہے

رب رحمتِ عوالم کہتا ہے مصطفیٰ (ﷺ) کو
یوں رحمتوں کا ہر جا ہر در کُھلا ہُوا ہے

اِسرا میں رب نے کاٹیں سب وقت کی طنابیں
محبوب (ﷺ) سے ملن کا ایسا بھی واقعہ ہے

مالک کی جلوتوں سے شہرِ حبیبِ رب (ﷺ) میں
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

خاکِ بقیعِ طیبہ مل جائے اوڑھنے کو
یہ مُنعِمِ حقیقی سے اپنی التجا ہے

راجا رشید محمودؔ

نعتِ سرورِ انبیاء علیہ الصّلوٰۃ والثّناء

ایسا جمالِ احمد (ﷺ) مُعجز نما ہوا ہے
عشقِ رسول (ﷺ) میری تقدیر بن گیا ہے

نزدیک آ رہا ہے جُوں جُوں دیارِ احمد (ﷺ)
شوقِ وصال دل میں طوفاں اُٹھا رہا ہے

قرآن دے رہا ہے اِس بات کی گواہی
فرمودۂ محمد (ﷺ) فرمودۂ خدا ہے

سمجھو رسولِ حق (ﷺ) کی معجز بیانیوں کو
اُن کا کہا رموزِ قرآن کھولتا ہے

قُربِ شہِ ہُدا (ﷺ) کے اِس دلربا سفر میں
کوئی فرشتہ مجھ کو رستہ دکھا رہا ہے

باندھا ہے جب سے میں نے احرامِ عشقِ احمد (ﷺ)
کعبہ مرا بھی مجھ کو حیرت سے دیکھتا ہے

کیوں کر عطاؔ نہ لوٹوں دولت میں بخششوں کی
بابِ کرم نبی (ﷺ) کا مجھ پر کُھلا ہوا ہے

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)

سردار انبیا (ﷺ) کا کیا اعلیٰ مرتبہ ہے
اس راز کو فقط وہ اللہ جانتا ہے

وہ ربِّ ہر دو عالم، وہ (ﷺ) رحمتِ دو عالم
قرآن میں خدا نے ہم سے یہی کہا ہے

اُن (ﷺ) کا بڑا ہے رُتبہ، وہ آخری نبی ہیں
ہر ہر نبی کے لب پر اُن کا ہی تذکرہ ہے

غارِ حرا سے نکلے "اِقْرَأْ" کا تاج لے کر
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

پتھر کے وار سہ لے پھر بھی دعا ہو لب پر
بولو کہ اس صفت کا کیا کوئی دُوسرا ہے

وہ (ﷺ) عَبْد ہیں خدا کے، بندوں کے ہیں وہ آقا
مخلوق میں نہ ہرگز اُن سے کوئی بڑا ہے

روح الامیں بھی نُوری لیکن وہ رُک گئے ہیں
اِسرا کی شب میں دیکھو کیا شانِ مصطفےٰ (ﷺ) ہے

روضے پہ مَیں کھڑا ہوں اور سامنے ہے جالی
میری زبان چُپ ہے، آنسو مری صدا ہے

اے کاش! کوئی بولے پھولؔ اشکبار تھا یاں
قدموں میں اُن (ﷺ) کے گر کر جاں سے گزر گیا ہے

تنویر پھولؔ

دل کا یہی خزانہ یہی رُوح کی صدا ہے
چاہت مرے نبی (ﷺ) کی اک زینۂ بقا ہے

بے مثل دو جہاں میں وہ (ﷺ) قاسمِ نِعَم ہیں
مانگا ہے جس نے جو بھی سرکار (ﷺ) سے مِلا ہے

نظریں اُٹھیں تو کیسے جلوت گہِ نبی (ﷺ) میں
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

کونین میں نہ کیوں ہوں اس نام کی ضیائیں
ہستی کے آئنے پر نام آپ (ﷺ) کا لکھا ہے

مہمل سی اُن (ﷺ) سے پہلے لفظوں کی سلطنت تھی
یہ دولتِ معانی فیضانِ مصطفےٰ (ﷺ) ہے

مایوسیوں کے بادل چھٹتے ہیں اُن (ﷺ) کے دَر پر
واں سر بسر کرم ہے، واں سربسر عطا ہے

لرزاں ہیں اب لبوں پر دل کے بِلکتے جذبے
ہر سانس حاضری کو منّتِ کشِ دعا ہے

رحمت کے دَر کُھلے ہیں در پر فقط نبی (ﷺ) کے
بے دَر ہے درحقیقت جو دَر بدر پھرا ہے

رحمت چھلک رہی ہے، انوار کی ہے رِم جھم
پھیلاؤ آ کے دامن، فیضان کی فضا ہے

بے مثل خوش خصالی، بے مثل خوش کلامی
سیرت مِرے نبی (ﷺ) کی تا حشر رہنما ہے

ثاقبؔ پہ اک نظر ہو، اِس تُندیٔ ہَوا میں
مدحت کے سورجوں میں ادنیٰ سا یہ دِیا ہے

ثاقبؔ علوی (کامونکی)

ربِ عُلا نے اپنے محبوب (ﷺ) سے کہا ہے
ہم نے تجھے یقیناً کوثر عطا کیا ہے

سب عالموں کی جانب رحمت بنا کے بھیجا
''الانبیاء'' میں رب نے اِرشاد یہ کیا ہے

اللہ اور قُدسی، بھیجیں درود سارے
یہ رتبۂ پیمبر، اعزازِ مصطفےٰ (ﷺ) ہے

ایمان رکھنے والو! اُن پر درود بھیجو
یہ حُکمِ کبریا کا قرآن میں لکھا ہے

اللہ کے کرم سے اور خاص رحمتوں سے
جو کچھ نبی (ﷺ) نے چاہا، فوراً وہی ہُوا ہے

نظریں اُٹھا اُٹھا کے، جب بار بار چاہا
رب نے نبی (ﷺ) کی خاطر، قبلہ بدل دیا ہے

ہر حُکم کی اِطاعت لازم ہے اُمّتی پر
سرکارِ محترم (ﷺ) نے جو کچھ ہمیں کہا ہے

اُمّت کے واسطے ہے فرمانِ رب تعالیٰ
تم بھی کرو وہی کچھ، جو آپ (ﷺ) نے کیا ہے

شمس الضحیٰ (ﷺ) سے لوگو، جب چاہو، روشنی لو
''سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے''

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)

وردِ زباں جو اسمِ محبوبِ کبریا (ﷺ) ہے
ہر غم کا ہے 'مداوا' ہر درد کی دوا ہے

دنیا کے مال و زر سے آخر ملا ہی کیا ہے
مجھ کو متاعِ عشقِ سرکار (ﷺ) بے بہا ہے

حُبِّ نبی (ﷺ) سے دل جو ہر دم چمک رہا ہے
اللہ کی طرف سے یہ نعت کا صلہ ہے

نورِ مہِ حرا کی برکت کا ہے نتیجہ
سینوں میں جو ہمارے توحید کی ضیا ہے

ممکن نہیں کہ مجھ سے اُن کی ثنا رقم ہو
فکرِ رسا سے اُن کی توصیف ماورا ہے

روح و بدن کے سارے اَمراض جو مٹا دے
اے رحمتِ دو عالم (ﷺ)! درکار وہ دوا ہے

محشر کی دھوپ سے مَیں محفوظ ہو گیا ہوں
سایہ فگن جو سر پر اَلطاف کی رِدا ہے

دنیا کی ظلمتوں سے ہرگز نہیں ہوں خائف
دل میں چراغِ حبِّ سرکار (ﷺ) کی ضیا ہے

اپنی نجات کب ہے دنیا کے فلسفوں میں
حل ساری مشکلوں کا آئینِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے

دشتِ حیات میرا خوشبو سے ہے معطّر
دل پر نزولِ مدحِ سلطانِ انبیاء (ﷺ) ہے

ذاتِ رسولِ اکرم (ﷺ)، یادِ شہِ دو عالم
ہر غمزدہ کی راحت، بیکس کا آسرا ہے

ان کی عطا سے اپنے دامن بھرے ہوئے ہیں
دربارِ مصطفیٰ (ﷺ) سے مانگا ہے جو ملا ہے

عرشِ بریں سے جلوے پیہم برس رہے ہیں
شہرِ نبی (ﷺ) کی نازشؔ، پیشِ نظر فضا ہے

ہر نعت کے ذریعے دربارِ مصطفیٰ (ﷺ) میں
نازشؔ مجھے میسّر سامانِ التجا ہے

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

عشقِ نبی (ﷺ) نے جاں کا موسم بدل دیا ہے
آنکھیں نئی نئی ہیں، منظر نیا نیا ہے

شوقِ نبی (ﷺ) ہے جس میں، ذوقِ خودی ہے جس میں
خالی بھی ہو وہ دامن، سمجھو بھرا بھرا ہے

جس میں ہوں اُن کے جلوے، جس میں ہو درد ان کا
ایسی نظر عطا ہے، ایسا جگر عطا ہے

نامِ نبی (ﷺ) پہ بے خود آنکھیں چھلک پڑیں تو
سمجھو کرم خدا کا تم پر ہُوا پڑا ہے

مانگو یقینِ دل سے، دیں گے طلب سے بڑھ کر
رب کی عطا سے اُن کا دستِ کرم رسا ہے

خلدِ بریں حسیں ہے، پھر بھی زمیں زمیں ہے
فضل و شرف زمیں کا گنبد ہرا ہرا ہے

لے جائے گا خدا تک آخر عقیلؔ اک دن
جو راستہ نبی (ﷺ) کے رستے سے جا ملا ہے

عقیلؔ اختر

سُوئے بہشت یارو! واحد جو راستہ ہے
ہو کر دیارِ پاکِ سرکار (ﷺ) سے گیا ہے

چہرہ جو شہرِ سرور (ﷺ) کی گرد سے اَٹا ہے
سمجھو کہ اس پہ سورج کی روشنی فدا ہے

بینَ السُّطور واضح خالق کا اعتنا ہے
قوسین مُتّصِل ہوں تو نام دائرہ ہے

قصرِ دَنا کی سوچو آئینہ کاریاں بھی
آئینے کے مقابل آخر کو آئنہ ہے

اصلِ حقیقت اُن کی آنکھوں نے دیکھ لی تھی
اب سب حقیقتوں کا سرکار (ﷺ) کو پتا ہے

کافی اُسے سمجھنا، جتنا نبی (ﷺ) بتائیں
معراج میں انھوں نے کیا کچھ کہا سنا ہے

ہر شے پہ ہے تصرّف، ہیں ہر جہاں کے مالک
لیکن بچھونا ان کا، سادہ سا بوریا ہے

تحویلِ قبلہ سے یہ ظاہر ہُوا ہے نکتہ
رب کی پسندِ خاطر سرکار (ﷺ) کی رِضا ہے

میری مسرّتوں کی کیفیّتیں نہ پوچھو
گنبد حبیبِ حق (ﷺ) کا آنکھوں میں بَس گیا ہے

یرّوشلم کو دیکھو، اَقصیٰ کی بات سوچو
ہیں مقتدی نبیؑ سب، آقا (ﷺ) کی اقتدا ہے

جو خواب میں بُصیریؒ کو مصطفیٰ (ﷺ) نے دی تھی
ہم مدح گوؤں کی بھی خواہش وہی رِدا ہے

نامِ حضور (ﷺ) سن کر "صَلِّ عَلٰی" نہ پڑھنا
پرہیز اِس خطا سے کرنا ہی اِتقا ہے

ہونٹوں پہ نعتِ آقا (ﷺ) جب ہے تو گویا دل میں
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

بادَل ہیں، پر لبوں پر نعتِ نبی (ﷺ) کے صدقے
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

آواز مصطفیٰ (ﷺ) کی کندہ ہے جس فضا پر
درکار اُس فضا میں محمود کو قضا ہے

راجا رشید محمود

آنکھوں میں مصطفیٰ (ﷺ) کا گنبد دمک رہا ہے
سینوں میں مصطفیٰ (ﷺ) کا طیبہ دھڑک رہا ہے

یہ کارِ دلبری ہے اللہ کی طرف سے
ہر شخص مصطفیٰ (ﷺ) کی دہلیز تک رہا ہے

آقا (ﷺ) کی شخصیت پر سارا ہجومِ خلقت
حیرت زدہ سا گم صُم پلکیں جھپک رہا ہے

اُنؐ کے حسیں رویے دنیائے بحث میں ہیں
اُنؐ کے ہی فلسفے کا سورج چمک رہا ہے

پیوست ہو گیا ہے ہونٹوں پہ نام اُن کا
چاہت کا اُن کی سودا ذہنوں میں پک رہا ہے

طیبہ کی ہر گلی میں، طیبہ کے ہر اُفُق سے
خلدِ بریں کا دلکش منظر جھلک رہا ہے

دیوانہ وار منظرؔ پروانہ وار منظر
شمعِ حرا کی لَو پر عالَم لپک رہا ہے

منظر عارفی (کراچی)

طیبہ کا باغ دیکھو کیسا لہک رہا ہے
روشن ہے سبز گنبد، پیہم دمک رہا ہے

آنکھوں میں بس گئی ہے اُن (ﷺ) کی سنہری جالی
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

قربان ہو رہی ہیں فردوس کی بہاریں
بے شک شمیمِ شہ (ﷺ) سے طیبہ مہک رہا ہے

وہ (ﷺ) آخری نبی ہیں، وہ آخری نبی ہیں
مُسلِم نہیں یقیناً، جس کو بھی شک رہا ہے

شاتم ہے یہ نبی (ﷺ) کا، دوزخ میں ڈال یا رب
بدمست ہو کے رُشدی کیا کیا نہ بک رہا ہے

ہم پر نظر کرم کی اَے رحمتِ دو عالم (ﷺ)
یہ کاروانِ اُمّت ہر سُو بھٹک رہا ہے

طائف میں سنگباری لیکن دعائے رحمت
ششدر ہے آسماں بھی، حیرت سے تک رہا ہے

حسّانؓ کو سُنا تو کہنے لگے ملائک
یہ عندلیب مدحت کیسا چہک رہا ہے

حُبِّ نبی (ﷺ) کی حدّت گرما گئی ہے سینہ
اُلفت کے سوز میں ہی یہ دل دہک رہا ہے
آمد ہے مصطفیٰ (ﷺ) کی، ہر سُو بہار آئی
گلشن میں غُنچہ غُنچہ کیسے چٹک رہا ہے
اے پھول! نام اُن (ﷺ) کا منقوش جو ہے اس پر
دل کا مِرے نگینہ ہر دم دمک رہا ہے

تنویر پھول

مَیں نعت پڑھ رہا ہوں، چہرہ چمک رہا ہے
ہے نورِ مصطفیٰ (ﷺ) جو پیہم دمک رہا ہے
بس پھیلنے ہی والے ہیں صبح کے اُجالے
چہرے سے رات کے اب آنچل ڈھلک رہا ہے
بارہ ربیع الاوّل آمد ہے مصطفیٰ (ﷺ) کی
دیکھو رُخِ جہاں سے پردہ سرک رہا ہے
جذبوں میں ڈوب کر مَیں نعتیں جو لکھ رہا ہوں
پیمانۂ عقیدت پل پل چھلک رہا ہے
ہے میرے ہر نفس میں آقا (ﷺ) کی آمد آمد
دل میں ندیمؔ اُن (ﷺ) کا جلوہ ہُمک رہا ہے

ریاض ندیم نیازی (سبّی، بلوچستان)

اشجارِ مصطفیٰ (ﷺ) سے ایماں چھلک رہا ہے
پھولوں سے دینِ حق کے گلشن مہک رہا ہے
رہرو نہ ہو سکا جو منزل کا مصطفیٰ (ﷺ) کی
تاریک جنگلوں میں اب تک بھٹک رہا ہے

جلووں سے مصطفیٰ (ﷺ) کے ارض و سما ہے روشن
سورج نبی (ﷺ) کے رُخ کا ہر سُو چمک رہا ہے
ساقی کا یہ کرم ہے رُوحوں کی تشنگی پر
کوثر کا جامِ شیریں ہر دم چھلک رہا ہے
عشقِ نبی (ﷺ) کا طائر، حُسنِ نبی کا طالب
ٹہنی پہ میرے دل کی ہر دم چہک رہا ہے
اب جذبِ زندگی سے "صَلِّ عَلٰی" ہے زندہ
خطرے کی آہٹوں سے اب دل دھڑک رہا ہے
سرکارِ دیں (ﷺ) سے پہلے اوجھل تھا جو نظر سے
توحید کا وہ شعلہ دل میں دہک رہا ہے
اب اے مسیحِ عالم (ﷺ) کیجے مِرا مُداوا
اشکوں میں درد ڈھل کر پیہم ڈھلک رہا ہے
مومن پہ یہ کرم ہے ذُوالْمَجْدِ وَالْکَرَمْ کا
فُٹ پاتھ پر یقیں کے ایماں سرک رہا ہے
ہر اُمّتی نبی (ﷺ) کا سیّارگاں کی صورت
کوئی دمک رہا ہے، کوئی چمک رہا ہے
عرفانِ ذات ہو تو بزمِ صفت کے اندر
جلوہ بہ جلوہ اُن کا جلوہ جھلک رہا ہے
رحمت بشیرؔ پر ہو اے رحمتِ دو عالم (ﷺ)
درد و الم کا طوفاں اُس پر لپک رہا ہے

بشیر رحمانی (لاہور)

انوارِ کبریا سے وہ دل دمک رہا ہے
جو یادِ مصطفیٰ (ﷺ) میں پیہم دھڑک رہا ہے

رب کی عطا سے ہر دم اِس گلشن جہاں میں
آقا (ﷺ) کی عظمتوں کا بُلبُل چہک رہا ہے
طیبہ کے گوشے گوشے میں نورِ مصطفےٰ (ﷺ) ہے
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"
دن کیا ہے، رات کو بھی طیبہ کی سرزمیں پر
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"
سورج ہو، چاند ہو وہ، تارے کہ کہکشائیں
نورِ حبیبِ رب (ﷺ) ہی ان سے چھلک رہا ہے
فیضِ درود ہی سے ہوتا ہے شہد میٹھا
اس کی ہی برکتوں سے ہر گُل مہک رہا ہے
توحید کا جو نعرہ آقا (ﷺ) نے تھا لگایا
ایوانِ کفر میں وہ اب بھی کڑک رہا ہے
نعلینِ مصطفےٰ (ﷺ) کو بوسہ دیا تھا جس نے
ہیرے سے بڑھ کے ہر وہ ذرّہ دمک رہا ہے
قربان کیوں نہ جاؤں سرکار (ﷺ) کے کرم پر
کس پیار سے جو غمگیں دل کو تھپک رہا ہے
گستاخ و بے ادب ہے جو بھی حبیبِ رب (ﷺ) کا
اس کے لیے مُسلسل دوزخ بھڑک رہا ہے
جس نے بھی دشمنانِ آقا (ﷺ) سے دوستی کی
ویرانۂ ضلالت میں وہ بھٹک رہا ہے
چشمِ کرم خدارا کیجے شفیعِ محشر (ﷺ)!
میری طرف عذابِ دوزخ لپک رہا ہے
خوشبوئے مصطفےٰ (ﷺ) کا فیضان ہے یہ عاجزؔ
طیبہ کا/ ذرہ ذرہ اب بھی مہک رہا ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

نور الہدیٰ کا جلوہ دل میں چمک رہا ہے
آنکھوں سے رحمتوں کا منظر چھلک رہا ہے
کوثر کا جام جس کو بخشا نہیں نبی (ﷺ) نے
حرص و ہوس کی صہبا پی کر بہک رہا ہے
لطفِ نظر نبی (ﷺ) کا رکھے ہوئے ہے زندہ
دل موت کی فضا میں ہر دم دھڑک رہا ہے
اے امن کے پیمبر (ﷺ)! اللہ رحم فرما!
آنکھوں میں آدمی کی انساں کھٹک رہا ہے
آقا (ﷺ) کا یہ کرم ہے طوفان میں ستم کے
انگارہ زندگی کا میری دَہک رہا ہے
جور و جفا نہ ٹھہری میرے نبی (ﷺ) کے آگے
مہر و وفا سے ان کی، گلشن مہک رہا ہے
ایسے میں کچھ کرم ہو اے رحمتِ دو عالم (ﷺ)!
ظالم عذابِ دنیا مجھ پر لپک رہا ہے
باغِ جہاں کے مالی! اِمداد کیجیے گا
ہر بے سُکوں پرندہ پیہم چہک رہا ہے
یہ ہے حبیب ثاقبؔ، سرکار (ﷺ)! آج جس کی
پلکوں پہ درد و غم سے آنسو ڈھلک رہا ہے

حبیب ثاقبؔ (لاہور)

جو کیفِ بے خودی میں روضے کو تک رہا ہے
پیمانۂ عقیدت اس کا چھلک رہا ہے

رحمت ہر ایک عالَم کے واسطے نبی (ﷺ) ہیں
یہ گلشنِ عنایت ہر جا مہک رہا ہے

سرکار (ﷺ) کی اطاعت اللہ کی ہے طاعت
اِس بات میں کسی کو کیا کوئی شک رہا ہے

نعتِ حبیبِ حق (ﷺ) کی توفیق پا کے رب سے
باغِ سخن میں بلبل ہر اک چہک رہا ہے

قائل نہیں ہے نورِ سرکار (ﷺ) کا جو بندہ
ظلمت کے دشت میں وہ پیہم بھٹک رہا ہے

جب سے سنا ہے میں نے، چھاپے گئے ہیں خاکے
غصے کا اک الاؤ دل میں دہک رہا ہے

دنیا میں غرق ہو کر حکمِ حضور (ﷺ) بھولا
پی کر مئے علائق بندہ بہک رہا ہے

مرہُونِ منت آقا (ﷺ) کی ہے یہ زندگی بھی
دل اپنا اِس عطا سے اب تک دھڑک رہا ہے

جس کے لبوں پہ ہر دم ذکرِ نبی (ﷺ) نہیں ہے
دل اس کا ہے کہ خالی برتن کھنک رہا ہے

شہرِ نبی (ﷺ) میں ان کو میں نے جو دانہ ڈالا
یادوں میں ہر کبوتر اب تک ٹھمک رہا ہے

جاگو بحکمِ آقا (ﷺ) روزِ جزا کی خاطر
گو امتدادِ عالم تم کو تھپک رہا ہے

ہر گوشہ جگمگایا سیرت کی روشنی سے
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

محمودؔ کی تمنّا کیا پوچھتے ہو، یارو!
دل ہے کہ سُوئے شہرِ سرور (ﷺ) لپک رہا ہے

راجا رشید محمودؔ

پلکوں پہ یہ جو احقر کی نم چمک رہا ہے
حُبِّ نبی (ﷺ) کی لو سے پیہم چمک رہا ہے

جس کو "عظیم" رب نے قرآن میں کہا تھا
اُس خُلق کی ضیا سے عالم چمک رہا ہے

پھوٹا تھا یہ بھی جدِّ سرکار (ﷺ) کے قدم سے
جو شہرِ کبریا میں زمزم چمک رہا ہے

پھیلا رہی ہے سیرت آقا (ﷺ) کی، نور ہر جا
دنیا کا نور جتنا ہے، کم چمک رہا ہے

سب علمی درسگاہوں نے نور پایا جس سے
اذہان میں وہ دارِ ارقمؓ چمک رہا ہے

سرکار (ﷺ) کے نقوشِ پا نے جو روشنی دی
اس سے سراجِ حکمت محکم چمک رہا ہے

محشر میں اُس کے نیچے تختِ حضور (ﷺ) ہو گا
جو حمد کا ازل سے پرچم چمک رہا ہے

محبوبِ کبریا (ﷺ) کے مولود کی خوشی میں
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

محمودؔ روشنی جو خاکِ بقیع کی ہے
یہ چاند اُس کے آگے کم کم چمک رہا ہے

راجا رشید محمودؔ

شالا مدینے ویکھاں، موسم چمک رہیا اے
مینہ وانگ نور وسدا چھم چھم چمک رہیا اے

آقا (ﷺ) دا آستانہ پیہم چمک رہیا اے
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

جد میم دی مروڑی زلفاں دے وانگ کھلی
زلفاں دا عطر بجا ہر خم چمک رہیا اے

وسدا ہے عرشوں لتھا روضہ نبی (ﷺ) تے مسجد
گنبد، منار، چھتّاں، ہر تھم چمک رہیا اے

ایہ جے مقام جتھوں سب نوں سکون لبھدا اے
ویکھو ہجومِ آدم سالم چمک رہیا اے

عشق خدا گواہ اے صدقہ رسولِ اوّل (ﷺ)
ہر آدمی دی دکھ چوں آدم چمک رہیا اے

قیدن دی عرض سُن کے فرمانِ مصطفےٰ (ﷺ) ہے
حاتم دی پوتری چوں حاتم چمک رہیا اے

ایہ نور دی ہے عظمت نقطے دے وانگ سورج
روضہ نبی (ﷺ) تے عجزوں مدھم چمک رہیا اے

کرناں واں عرض ہادی (ﷺ) باوے نوں کول سدلو!
آقا جی (ﷺ)! دوریاں دا ہر غم چمک رہیا اے

باوے نوں ہجر تایا آقا جی (ﷺ)! ویکھو ایہدی
ہر پلک پلک موتی پُرنم چمک رہیا اے

بشیر باوا چشتی صابری (شیخوپورہ)

دنیا میں جیسے کعبہ ہر دم چمک رہا ہے
ویسے ہی شہرِ آقا (ﷺ) ہر دم چمک رہا ہے

غائر نظر سے دیکھو قرآن کو تو اس میں
سرکار (ﷺ) کا حوالہ ہر دم چمک رہا ہے

جس شخص نے نبی (ﷺ) کی سیرت کی پیروی کی
اُس شخص کا سراپا ہر دم چمک رہا ہے

ماہِ دنا کی مدحت جو کر رہا ہے، اُس کی
تقدیر کا ستارہ ہر دم چمک رہا ہے

گزرا ہے حال اپنا جب ذکرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں
آنکھوں میں اپنا فردا ہر دم چمک رہا ہے

ارقامِ نعت میں جو پایا ہے سر خمیدہ
جس کا بھی ہے، وہ خامہ ہر دم چمک رہا ہے

خُلقِ عظیمِ آقا (ﷺ) کی ضو سے دہر بھر میں
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

آنکھیں جو دل کی کھولیں محمود نے تو دیکھا
طیبہ کا ذرّہ ذرّہ ہر دم چمک رہا ہے

راجا رشید محمود

قرآن میں خدا نے "والشمس" کہ دیا ہے
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

انوار سے حرا کے روشن ہے ذرّہ ذرّہ
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

بدرُ الدُّجیٰ وہی ہیں، شمس الضحیٰ وہی ہیں
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

جلوہ نُما ہیں آقا (ﷺ) روضے کی جالیوں میں
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

تنویر پھول آیا طیبہ میں، اُس نے دیکھا
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

تنویر پھول

جب پی رہے ہیں شاعر حبِّ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مے
دُھن ہے، لبوں سے نکلے نعتِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی لے

تخلیق جب ہوئی ہے صدقے میں ان کے، ہر شے
محبوبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کب کچھ چُھپا ہُوا ہے

ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پرچم جس کے بھی ہاتھ میں ہے
غیرِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہو اس کے لبوں پہ کیوں جے

زیرِ قدوم پائے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خادموں نے
وہ فخر و نازِ جم ہو یا پادشاہی کے

جس کی نظر میں چوکھٹ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بسی ہو
اس کو لبھائے کیسے دنیا کی کوئی بھی شے

کیوں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کہے پر اس کا عمل نہیں ہے
اُمّت رہے گی رسوا، آقا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! تا کے

ریشہ دوانیاں ہیں جاری حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُن کی
صَیہُونیت کے داعی اپنے ہوئے ہیں درپے

امجد رباعی گو نے اُن کی گلی میں دیکھا
"سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

محمود کا تعلق تا حشر نعت سے ہو
لگتا ہے اِس کی خاطر خالق نے کر دیا طے

راجا رشید محمود

"سیّد ہجویر نعت کونسل" کا ۹۹واں

نویں سال کا چوتھا ماہانہ طرحی مشاعرہ

۳۔اپریل ۲۰۱۰ (جمعرات)

چوپال، بعد نمازِ مغرب

....

صاحبِ صدارت: بشیر رحمانی

مہمانِ خصوصی: میجر شاہد ریاض

قاری/نعت خواں: محمد منصور اسلام ہجویری

ناظمِ مشاعرہ: اظہر محمود

(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت"/ ڈائرکٹر "مدنی گرافکس")

....

مصرعِ طرح

"بیکسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

شاعر:

لال حسین صابرؔ

(وفات: ۴۔اپریل ۲۰۰۲)

۳۔اپریل ۲۰۱۰ کا مشاعرہ

''بیکسوں کا یہاں اور کوئی نہیں''

لال حسین صابرؔ صفحہ ۲۹

حمدِ ربِ رءوف ورحیم جل شانہ العظیم

تنویر پھولؔ (نیویارک) ۳۰ — محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور) ۳۱، ۳۲

راجا رشید محمودؔ ۔ ۳۲، ۳۳

نعتِ ''بالمؤمنین رءوف رحیم'' علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

غیر مردّف نعتیں

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پورہ ہزارہ) ۔ ۳۴ — غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا) ۔ ۳۴ ۔ ۳۷

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور) ۳۷، ۳۸ — بشیرؔ رحمانی (لاہور) ۳۸، ۳۹

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری ۔ ۳۹ ۔ ۴۱ — پیرزادہ حمیدؔ صابری (لاہور) ۔ ۴۱، ۴۲

فرزند علی شوقؔ (گوجرانوالا) ۔ ۴۲، ۴۳ — محمد افضال انجمؔ (لاہور) ۔ ۴۳، ۴۴

راجا رشید محمودؔ ۔ ۴۴، ۴۵

''کوئی، حضوری، پی'' قوافی ۔ ''نہیں'' ردیف

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری ۔ ۴۵، ۴۶ — راجا رشید محمودؔ ۔ ۴۶، ۴۷

''یہاں، مرسلاں، درمیاں'' قوافی ۔ ''اور کوئی نہیں'' ردیف

منظرؔ عارفی (کراچی) ۔ ۴۷، ۴۸ — تنویر پھولؔ ۔ ۴۸، ۴۹

ریاض ندیمؔ نیازی (سبی) ۔ ۴۹ ۔ ۵۱ — محمد عارفؔ قادری (واہ کینٹ) ۔ ۵۱

ثاقبؔ علوی (کامونکی) ۔ ۵۲ — ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد) ۔ ۵۲، ۵۳

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد) ۔ ۵۳، ۵۴ — راجا رشید محمودؔ ۔ ۵۴، ۵۵

''کا، اپنا، آبدیدہ'' قوافی ۔ ''یہاں اور کوئی نہیں'' ردیف

راجا رشید محمودؔ ۔ ۵۵، ۵۶

نظم ''یارسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) رحمتوں کے امیں''

بسملؔ شمسی (فیصل آباد) ۔ ۵۶، ۵۷

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گمرہوں کے لیے رہ نُما آپ ہیں
مجتبیٰ آپ ہیں، مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ ہیں

ورطۂ غم میں مَیں ڈوبنے کیوں لگا
میری کشتی کے جب ناخدا آپ ہیں

بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں
بے کسوں کا یہاں آسرا آپ ہیں

آپ آئے تو تاریکیاں چھٹ گئیں
بات سچ ہے کہ نورِ خدا آپ ہیں

دشمنوں کے امیں، ہر کسی کے قریں
کیا کہے اب یہ صابرؔ کہ کیا آپ ہیں

لال حسین صابرؔ

حمدِ ربِ رؤف و رحیم جلّ شانہ العظیم

خالقِ اِنس و جاں اور کوئی نہیں
خلق کا پاسباں اور کوئی نہیں

ہے وہی خالقِ رحمتِ دو جہاں
اِس قدر مہرباں اور کوئی نہیں

بس وہ سُنتا ہے فریاد مظلوم کی
"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

سب سے اعظم ہے وہ، سب سے اعلیٰ ہے وہ
ایسا عظمت نشاں اور کوئی نہیں

آسماں اور زمیں میں اُسی کا ہے سب
مالکِ دو جہاں اور کوئی نہیں

اُس کی قدرت بڑی، اُس کی حکمت بڑی
اِس قدر نکتہ داں اور کوئی نہیں

وہ ہمیشہ سے ہے، وہ ہمیشہ رہے
اس طرح جاوداں اور کوئی نہیں

احمدِ مجتبےٰ (ﷺ) اُس کے حامد ہوئے
اتنا رطبُ اللّساں اور کوئی نہیں

وہ شہنشاہِ کون و مکاں بالیقیں
مُقتدر حکمراں اور کوئی نہیں

پھولؔ سجدے میں رو رو پکارے اُسے
اِس کی جائے اماں اور کوئی نہیں

تنویر پھولؔ (نیویارک)

بے بدل ہیں خدا کی صفاتِ حسیں
ذات بھی اس کی بے مِثل ہے بالیقیں

کیا زمین و فلک، کیا ہیں اِنس و ملک
رب کی ہر ایک تخلیق ہے دل نشیں

جو بھی آیا جہاں میں، فنا ہے اسے
ایک رب کے سوا کوئی باقی نہیں

تو ہی مقصود و مطلوب و محبوب ہے
تیرا شیدا ہے اک ایک قلبِ حزیں

یا خدا! ہر کوئی تیرا محتاج ہے
ہے تُجھی خالق و رازقِ عالمیں

اے خدا! بالیقیں ایک تیرے سوا
"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

معرفت اپنی مجھ کو بھی کر دے عطا
یا خدا! از پئے سرورِ مُرسلیں (ﷺ)

ذکر سے ہو ترے قلب جاری ہرا
نقش ہو اس پہ بھی تیرا اسمِ مُبیں

اے خدا! مجھ کو بھی اِس کے شر سے بچا
میرا دشمن ہے میرا ہی نفسِ لعیں

مجھ کو تقویٰ کی دولت بھی کر مرحمت
اور کر دے عطا ذوقِ تبلیغِ دیں

ہے دعا تجھ سے، اے میرے پروردگار!
لب پہ کلمہ ہو میرے دمِ واپسیں

بخش دے اے خدا! میرے جرم و خطا
عرض کرتا ہے یہ عاجزِ کمتریں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

تیرا رب ہے تری شاہ رگ سے قریں
یوں، تری آنکھ اُسے دیکھ سکتی نہیں

مالکِ ہر جہاں، خالقِ آن و ایں
جس کی عظمت دلوں میں ہُوئی جا گزیں

جب ہُوا ذکرِ رب قلب کا ہم نشیں
آفتیں جتنی بھی تھیں، وہ سر سے ٹلیں

سب کا ہے داد رس، سب کا فریاد رس
اکرمُ الاکرمیں، احسنُ الخالقیں

ہیں کروڑوں نکاتِ صفاتِ خدا
حقِ ثنا کا ادا ہونا ممکن نہیں

رب نے رکھّے فلزّات کہسار میں
آدمی کو وسائل دیے بہتریں

رب ہے ناعِت، نبی (ﷺ) اُس کے وصاف ہیں
دیکھی اپنائیت ایسی کس نے کہیں

وہ جو قدُّوس و غفّار و وہّاب ہے
اس کی رزّاقیت کا ہے سب کو یقیں

روشنی وہ ہے فانوسِ توحید میں
کفر و ظلمت کی شمعیں سبھی جل بجھیں

لفظ شایانِ شانِ خدائے جہاں
تو نہیں تھے مگر ہم نے حمدیں کہیں

استفادہ جو رب کی عطا سے کِیا
ساری نومیدیاں اپنی عنقا ہوئیں

جب ہُوا مجھ پہ لطفِ خدا و نبی (ﷺ)
خواہشیں سُوئے کعبہ ٹُھمکتی چلیں

صُبحیں رخشاں ہیں پُرہول راتوں کی بھی
رب کی آیات ہر وقت ہم کو مِلیں

رب سے جو جو بھی کچھ مانگا، وہ مل گیا
جا کے مکّہ میں آشائیں پوری ہوئیں

آتش و آب و خاک و ہَوا سے کِیا
آدمی خلق، یہ رحمتیں رب کی تھیں

صاحبِ وَہب و الطاف و اِکرام کا
دیکھ کر مُلتزم، میری آنکھیں کھلیں

پانی پر ہے زمیں، بے سُتوں ہے فلک
ایسے قائم ہوئے آسمان و زمیں

رب کا دستور محفوظ و مصئون ہے
ہم نے آیاتِ قرآن دل سے پڑھیں

جس نے انوارِ توحید رب پا لیے
اس کو دیکھا ہے دنیا نے عزلت نشیں

رب کے اور اُس کے محبوب (ﷺ) کے ماسوا
"بیکسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

رب نے دی ہے صلاحیتِ فکر و فن
حمد گوئی کا محمودؔ یوں ہے امیں

راجا رشید محمودؔ

نعتِ بالمؤمنین رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

تجھ سے بڑھ کر حسیں اے شہِ نازنیں!
مجھ کو تیری قسم، میں نے دیکھا نہیں

انبیاءؑ بھی ترے جب کہ ممنون ہیں
ناز بردار ہو کیوں نہ رُوحُ الامیںؑ

لے رہے ہیں حسیں بھی بلائیں تری
تُو نگاہِ خدا میں ہے ایسا حسیں

یا حبیبِ خدا (ﷺ)، مرحبا، مرحبا!
آپ ہیں ہر جگہ بالیقیں بالیقیں

کیا ادائیں ہیں خالق کے محبوب (ﷺ) کی
دلربا، دلربا، دل نشیں دلنشیں

کیا یہ اعجاز ہے مصطفیٰ (ﷺ) کا مِرے
دُور رہ کر بھی ہُوں ان کے در کا مکیں

جو بھی مانگا، ملا بارہا، ہم نے تو
لفظ اُن سے "نہیں" کا سُنا ہی نہیں

وسعتِ رحمتِ مصطفیٰ (ﷺ) مرحبا
ہے فلک در فلک، ہے زمیں در زمیں

مخزنِ حُسنِ احمد (ﷺ) میں کھو کر عطاؔ
چُن رہی ہے نظر نورِ حق کے نگیں

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)

ہے یہ فیضانِ حُبِّ شہنشاہِ دیں (ﷺ)
سبز و شاداب ہے مِیرے دل کی زمیں

فرض کر لیں اگر دل کو انگشتری
یادِ سرکارِ عالم (ﷺ) ہے اُس میں نگیں

ہے نہ ہمسر کوئی اور نہ ثانی کوئی
سب حسینوں میں ہیں آپ (ﷺ) ایسے حسیں

آپ (ﷺ) کی یاد ہے مخزنِ عافیت
تذکرہ آپ کا ہے جمال آفریں

حمدِ ربُّ العلا، نعتِ خیرُ الوریٰ (ﷺ)
میرے وردِ زباں ہے بصدق و یقیں

ورد کرتے رہیں، ذکر کرتے رہیں
آپ کے نام کا اے رسولِ امیں (ﷺ)

جو بھی ذرّہ اُڑا اُن کی نعلین سے
وہ فضائے جہاں میں ہے نورِ مبیں

یا نبی (ﷺ) آپ کی رحمتوں کے سوا
"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

وجہِ تخلیقِ ارض و سما آپ ہیں
اے حبیبِ خدا، خاتم المرسلیں (ﷺ)

چومنے کو ہے بیتاب چشمِ طلب
آپ کی خاکِ پا، رحمتِ عالمیں (ﷺ)

یہ ہے آواز دل کی، ہے وجہِ سُکوں
ذکرِ خیر البشر، یادِ سلطانِ دیں (ﷺ)

جس کو دولت ملی، آپ کے قُرب کی
ہو گیا بالیقیں وہ خدا کے قریں

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

حُبِّ سرکار (ﷺ) ہے قلب میں جاگزیں
ہے یہی میرا ایماں، یہی میرا دیں
ذکرِ خیر آپ (ﷺ) کا میرے لب پر رہے
چین پاتا رہے میرا قلبِ حزیں
جو ہے محرومِ عشقِ شہِ دو جہاں (ﷺ)
اُس کا ایماں نہیں، اُس کا دیں بھی نہیں
والضحیٰ کی یہی ایک تفسیر ہے
آپ ہیں سب حسینوں سے بڑھ کر حسیں
آپ کی صورت و سیرتِ پاک ہے
دلربا، دلکشا، جانفزا، دل نشیں
آپ حُسنِ ازل، آپ نورِ اَبد
سیّدُ الاوّلیں، سیّدُ الآخریں (ﷺ)
جشنِ میلادِ خیر البشر (ﷺ) مرحبا
جگمگانے لگے آسمان و زمیں
جس جگہ بھی ہُوا ہے قیام آپ کا
ہے وہ فرشِ زمیں رشکِ عرشِ بریں
آپ کی یاد میں جو بھی آنسو گرا
چشمِ عُشاق میں ہے وہ دُرِّ ثمیں
آپ کی چشمِ اقدس کا ہے آسرا
"بیکسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"
آپ کے نقشِ پا کی ہیں کیا برکتیں
ریگ زارِ عرب ہو گیا گُل زمیں
اِس کو نازشؔ کہو فیضِ نعتِ نبی (ﷺ)
روشنی دے رہی ہے قلم کی جبیں

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

ذکرِ سرکار (ﷺ) بھی ہے سُرورِ آفریں
یاد بھی اُن کی تسکینِ قلبِ حزیں
اُن کے اطوار و سیرت بھی ہیں دلنشیں
حُسن میں بھی کوئی اُن کا ثانی نہیں
ارضِ طیبہ ہے وہ سر زمینِ حسیں
جس کی تمثیل کون و مکاں میں نہیں
لمحہ بھر اُن کے نعلین کو چوم کر
اپنی قسمت پہ نازاں ہے عرشِ بریں
اُن کے ہیں خوانِ نعمت کے ریزے گُہر
بادشاہانِ عالم ہیں یُوں ریزہ چیں
ماسوا اے حبیبِ خدا (ﷺ)! آپ کے
"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"
چُھو کے پائے نبی (ﷺ) مل گئیں رفعتیں
ہو گیا رشکِ افلاک فرشِ زمیں
سامنے آپ کے گھر کے سجدے کرے
یا نبی (ﷺ)! پھر ترستی ہے میری جبیں
موت سے قبل در پر بُلا لیں حضور (ﷺ)!
مَر نہ جاؤں میں لاہور ہی میں کہیں
دیدِ روضہ جو ہے وجہِ تسکینِ جاں
پیشِ منظر پہ ہو وہ دمِ واپسیں
سبز گنبد کے ہی سائے میں یا نبی (ﷺ)!
مجھ کو درکار ہے صِرف دو گز زمیں

جس کو کہتے ہیں شہرِ نبی (ﷺ) اے ذکی!
خاتمِ کُن فکاں کا ہے رخشاں نگیں

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

خاتم الانبیاءؑ سرورِ مُرسلیں (ﷺ)
آپ ہیں رہبرِ راہِ خُلدِ بریں

محرمِ کبریا، سرورِ عاشقیں
آپ ہی اوّلیں، آپ ہی آخریں

مصطفیٰ، مصطفیٰ، مجتبیٰ مجتبیٰ (ﷺ)
عاصیوں کی دعا، شافعُ المذنبیں

آپ لا ریب یکتائے کون و مکاں
آپ کا دونوں عالم میں ثانی نہیں

کیوں نہ لرزاں رہیں کُفر کی ظلمتیں
روشنی لے کے آئے ہیں روشن جبیں

آپ کی سلطنت میں ہیں ارض و سما
بادشاہِ دو عالم ہیں سلطانِ دیں (ﷺ)

چاند سورج ضیا پوش ہیں آپ سے
آپ نبیوںؑ میں ہیں جگمگاتا نگیں

آپ ہمدم بھی ہیں، ہمقدم بھی حضور (ﷺ)
"بیکسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

آپ کی روشنی فرش سے عرش تک
آپ کی رہگزر آسمان و زمیں

آپ کا ہر قدم منزلِ دین ہے
آپ ہیں رہبرِ راہِ حقُّ الیقیں

رات دن میں پڑھوں کیوں نہ "صَلِّ عَلیٰ"
نُور کے لب پہ ہے نامِ نور الامیں

نعت کہتا ہوں میں عشق میں ڈوب کر
قصرِ دل میں ہیں جب سے محمد (ﷺ) مکیں

کس زباں سے کروں شکریہ آپ کا
یا نبی (ﷺ)! آپ کی دَین، دینِ متیں

مجھ کو عرفانِ آقا (ﷺ) ہے جب سے بشیر
ہر طرف ہے نگاہوں میں نُورِ مبیں

بشیر رحمانی (لاہور)

ہیں نبی (ﷺ) سب حسینوں سے بڑھ کر حسیں
کوئی بھی اُن کے جیسا نہیں مہ جبیں

چاند سورج ہوں، تارے ہوں یا کہکشاں
ان میں روشن ہے اُن کا ہی نورِ مبیں

کیوں نہ حاضر کہوں، کیوں نہ ناظر کہوں
جب نبی (ﷺ) مؤمنوں کی ہیں جاں سے قریں

جس جگہ بھی پڑے ہیں نبی (ﷺ) کے قدم
ہو گئی وہ جگہ رشکِ خُلدِ بریں

لا مکاں میں نبی (ﷺ) جب خدا سے مِلے
کون جانے، وہاں کیا تھیں رمزیں کھُلیں

قرب اپنا عطا کیجے اُس کے طفیل
غوثؒ میرا ہے جو آپ کا جانشیں

المدد یا نبی! المدد یا نبی (ﷺ)!
"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

کیجیے گا شفاعت مری بھی حضور (ﷺ)
بالیقیں آپ ہیں شافعِ مذنبیں

طالب دید ہوں میں حضور (ﷺ) آپ کا
کیجیے لطف یہ بھی شہنشاہِ دیں!

اس کی بے مثل عظمت پہ لاکھوں سلام
جو پیمبر (ﷺ) ہُوا لامکاں کا مکیں

ایک عاجزؔ بیاں کیا کرے اُن کی شاں
جن کے جیسا خدا نے بنایا نہیں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

انبیاءؑ ساری خلقت میں اعلیٰ تریں
ان میں افضل ہے محبوبِ رب (ﷺ) بالیقیں

ذاتِ سرکارِ والا (ﷺ) بھی ہے بے مثال
شان میں بھی کوئی اُن کا ثانی نہیں

اُن کے کردار پر ہوں دُرود و سلام
دشمنوں نے بھی مانا ہے جن کو امیں

ہر جہاں پھر کے جبریلؑ نے یہ کہا
یا نبی (ﷺ)! آپ جیسا کوئی بھی نہیں

ساری خلقت ہے مملوکِ شاہِ عرب (ﷺ)
کون ہے جو نہیں اُن کے زیرِ نگیں

رب نے قرآں میں سب پر یہ واضح کیا
اُن کی اک اک ادا ہے جمیل و حسیں

شان اُن کی بیاں کوئی کیسے کرے
جن کی ہے مسندِ پاک عرشِ بریں

جس کو ہر شے سے پیارے نہیں مصطفےٰ (ﷺ)
اُس مسلماں کا ایمان کامل نہیں

یا نبی (ﷺ)! آپ ہیں شافعِ عاصیاں
اور ہیں آپ ہی بے کسوں کے مُعیں

مجھ پہ بھی رحم فرمایئے گا حضور (ﷺ)!
آپ ہی کا ہوں میں بندۂ کمتریں

کس کو عاجزؔ پکارے بجُز آپ کے
"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

اے رسولِ خدا، شاہِ دنیا و دیں (ﷺ)
آپ ہی "کُن" کی ہیں غایتِ اوّلیں

حُسنِ یُوسفؑ کو بھی آپ پر ناز ہے
آپ حُسنِ ازل کے ہیں ماہِ مُبیں

آپ سے قلبِ کونین میں ہے گداز
آپ سے پُر ضیا ہے جہاں کی جبیں

آپ نے درسِ توحید کچھ یوں دیا
منکروں کو ملا ذوقِ حق الیقیں

آپ خلّاقِ عالم کے شہکار ہیں
خلق میں آپ سا کوئی ممکن نہیں

شمعِ ایماں کی ہیں تابشیں آپ سے
آپ چرخِ رسالت کے مِہرِ مُبیں

آپ ہی ہیں تمنائے قلبِ خلیلؑ
آرزوئے مسیحاؑ میں ہیں جاگزیں

آپ اقلیمِ اسریٰ کے سُلطان ہیں
قابَ قوسین کے آپ مسند نشیں

آپ کی ذات ہے رحمتِ کائنات
آپ سے فیض پاتے ہیں سب عالمیں

آپ ہیں حلقۂ انبیاءؑ کے امام
آپ کے مقتدی ہیں سبھی مُرسلیںؑ

آپ کے ہجر میں سُرخ ہے چشمِ غم
سبز گنبد کا ارماں ہے دل میں مکیں

آپ ہیں وہ سخی جن کے دربار میں
سائلوں کو کبھی سننا پڑتا نہیں

چاہتا ہے کرم آپ کا، آپ سے
آپ کا نعت گو یہ حمیدِ حزیں

پیرزادہ حمید صابری (لاہور)

ہادیٔ زندگی، شافعِ مذنبیں
مرحبا مرحبا سیّدُ المرسلیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

رحمتیں لائے ہیں جبرئیل امیںؑ
سبز گنبد ہے اب رشکِ خُلدِ بریں

جب جہاں میں ہوئے جلوہ گر شاہِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
دو جہاں کہہ اُٹھے، آفریں آفریں

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے زیرِ پا، فرش بھی عرش بھی
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں رہبرِ آسمان و زمیں

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ظلمتیں کیوں نہ لرزاں رہیں
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لاریب ہیں نُورِ حق الیقیں

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے صبح کیوں کر نہ مانگے ضیا
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات ہے رشکِ مہرِ مُبیں

المدد، المدد، یا نبی، یا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!
"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہجر میں اے حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
مضطرب ہے بہت میرا قلبِ حزیں

جب پکارا کہیں آپ کو شوقؔ نے
رحمتِ دو جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آ گئے ہیں وہیں

فرزند علی شوقؔ (گوجرانوالا)

در حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کا اور میری جبیں
اس سے بڑھ کر بھی ہے کوئی منظر حسیں

حرفِ "صَلِّ عَلیٰ" لب پہ جاری ہُوا
گِھر گیا جب بھی مشکل میں قلبِ حزیں

ارضِ طائف ہے اور حرفِ دُشنام ہے
بددعا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لب پہ پھر بھی نہیں

صادق الوعد اک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات ہے
اے رسولِ امیںؐ! آیتِ آخریں

اک مؤثّر زباں، اس پہ شیریں دہاں
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بات ہے شہد اور انگبیں

ذکرِ خیر الوریٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ذکرِ ربِّ علی
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بڑھ کے ہے کون رب کے قریں

اک انگوٹھی کا منظر ہے سارا جہاں
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس میں چمکتے نمایاں نگیں

محمد افضال انجم (لاہور)

دیکھا چشمِ فلک نے کبھی یا کہیں؟
اُن سا صادق کوئی؟ کوئی ان سا امیں
مصطفیٰ (ﷺ) کے سوا غم گسار و مُعیں
"بیکسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

ہر جہاں اُن کی رحمت کے سائے میں ہے
اُن کے زیرِ نگیں آسمان و زمیں
جس نے جو مانگا' جب مانگا' سب پا لیا
مصطفیٰ (ﷺ) کے لبوں پر نہ آئی "نہیں"

بعدِ سرکار (ﷺ) آئے نبی کوئی کیوں
مصطفیٰ (ﷺ) پر ہے اعلانِ تکمیلِ دیں
ہر عمل میرے سرکار (ﷺ) کا' دل کُشا
ہر حدیثِ رسولِ خدا (ﷺ) دل نشیں

جنّت آقا (ﷺ) کے قدمین کی' پاؤں گا
رنگ لائے گا احقر کا حُسنِ یقیں
رب اکیلا تھا معراج کی رات بھی
یوں تو موجود تھے مصطفیٰ (ﷺ) بھی وہیں

احتسابِ قیامت سے بچنے کو ہے
وردِ صَلِّ عَلٰی سُبحۂ مومنیں
وجہِ آغازِ تخلیقِ مخلوق ہیں
جن کو رب نے کِیا خاتم المرسلیں

پائیں عزّت حضور (ﷺ)؟ آپ کے اُمّتی
اِن کے دشمن ہوں سب خائبیں خاسریں

مل کے پڑھتے رہو روز "صَلِّ عَلٰی"
اِختصاص اِس کا ہے چاند کی بارھویں
دوستو! سارے مانگو خدا سے دعا
اسمِ آقا (ﷺ) ہو لب پر دمِ واپسیں
ذکرِ محمود پر کاش قُدسی کہیں
وہ بھکاری نبی (ﷺ) کا ہے عُقبیٰ نشیں

راجا رشید محمود (شہرِ حضور (ﷺ))

جس طرح مثلِ اللہ کوئی نہیں
اس طرح اس کے محبوب (ﷺ) سا بھی نہیں
ایک محبوبِ ربِّ علا (ﷺ) کے سوا
لامکاں تک رسائی کسی کی نہیں

حُسنِ صورت میں اور حُسنِ کردار میں
شاہِ خوباں کا کوئی بھی ثانی نہیں

وہ ہو ارض و سما یا ہو عرشِ علا
کس جگہ آپ (ﷺ) کا حکم جاری نہیں
قدرت و علم و حکمت میں سرکار (ﷺ) کا
کوئی ہمتا نہیں' کوئی ثانی نہیں

ان کے در کا تو ہوں میں بھی ادنیٰ گدا
جن کے در سے پھرا کوئی خالی نہیں
ہم پہ لازم تو ہے اِتباعِ نبی (ﷺ)
صرف نعرے لگا لینا کافی نہیں

وِرد ہو جس کسی کا درود و سلام
اُس پہ کوئی مصیبت بھی آتی نہیں

مصطفیٰ (ﷺ) یوں شفاعت کریں گے مری
بے عمل ہوں مگر اُن کا باغی نہیں

رب کے محبوب (ﷺ) سے عزّت و شان میں
کوئی ارفع نہیں، کوئی عالی نہیں

اے غریبوں کے والی! سوا آپ کے
"بیکسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

کیسے بچتے اے عاجزؔ! جہنّم سے ہم
گر ہمارے نبی (ﷺ) ہوتے حامی نہیں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

جس نے مے حُبِّ سرکار (ﷺ) کی پی نہیں
طے مدینے میں اس کی حضوری نہیں

زندگی میری مرہونِ سرکار (ﷺ) ہے
فضلِ رب سے یہ احساس وقتی نہیں

رُخ جو اپنی نمازوں کا قبلہ کو ہے
کیا رضا اِس میں شامل نبی (ﷺ) کی نہیں؟

متن ایسی عبادت کا، حرفِ غلط
وردِ صلِّ علیٰ جس کی سُرخی نہیں

عظمت آقا (ﷺ) کی نبیوں نے تسلیم کی
عہد پر کیا خدا کی گواہی نہیں

ابرِ رحمت نہ برسے گا سرکار (ﷺ) کا
آنکھ میں گر ندامت کا موتی نہیں

کم جو فقرہ مقامِ نبی (ﷺ) سے کہا
ایسے عصیاں کی کوئی معافی نہیں

مصطفیٰ (ﷺ) کے علاوہ، سوا آپ کے
کوئی محبوبِ رحمان ہستی نہیں

اِس میں نعتِ پیمبر (ﷺ) کا سرمایہ ہے
جیبِ اعمال اپنی بھی خالی نہیں

گزرے اُوپر سے جو روضۂ پاک کے
شہرِ سرکار (ﷺ) میں ایسا پنچھی نہیں

اُس پہ ہیں مغفرت کی نویدیں رقم
خاکِ شہرِ نبی (ﷺ) صِرف مٹی نہیں

بات شہرِ پیمبر (ﷺ) کو جانے کی ہے
کون کہتا ہے، احقر کو جلدی نہیں

جب عمل ہی نہیں تیرا احکام پر
اُن سے الفت، سمجھ لے کہ سچی نہیں

نائبِ آقا (ﷺ) محمودؔ البتہ ہے
اور تو اِس میں کوئی بھی خوبی نہیں

راجا رشید محمودؔ (مدینۂ منوّرہ)

نازشِ مرسلاں، اور کوئی نہیں
رہبرِ گمرہاں، اور کوئی نہیں

آپ کے حق سے واللہ مخلوق میں
صاحبِ عزّ و شاں اور کوئی نہیں

جیسے ہیں رب کے محبوب، محبوبِ رب (ﷺ)
اے دلِ خوش گماں! اور کوئی نہیں

ان کو محبوب رکھیے کہ ان کے سوا
خلق میں مہرباں اور کوئی نہیں

ان کو بخشا ہے ان کے خدا نے عروج
ان کے جیسا، میاں! اور کوئی نہیں

یہ تو اعلانِ رب ہے کہ ان کے سوا
رحمتِ دو جہاں اور کوئی نہیں

اوّل و آخرش عبد و معبود کے
ہیں وہی درمیاں، اور کوئی نہیں

اِس پہ ایمان لانا پڑے گا جناب
وہ وہاں ہیں، جہاں اور کوئی نہیں

ان کی مدحت میں بھولو نہ منظرؔ کبھی
تم سا عاجز بیاں اور کوئی نہیں

منظر عارفی (کراچی)

رحمتِ دو جہاں اور کوئی نہیں
شافعِ عاصیاں اور کوئی نہیں

خُوں کے پیاسوں کو فوراً ہی دے دی اماں
مُشفق و مہرباں اور کوئی نہیں

زخمِ دل بس اُنھی (ﷺ) کو دکھائیں گے ہم
"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

اُن (ﷺ) کی رحمت کا سایہ ہمیں چاہیے
دُھوپ میں سائباں اور کوئی نہیں

ہیں رؤف و رحیم آپ (ﷺ)، رب نے کہا
مرہمِ قلب و جاں، اور کوئی نہیں

وہ ہیں ملجا یتیموں کے، بیواؤں کے
شفقتِ بے کراں اور کوئی نہیں

رب نے انسانِ کامل بنایا انھیں
پاؤ گے تُم کہاں؟ اور کوئی نہیں

علم کا شہر رب نے بنایا کسے
لو سمجھ، نکتہ داں اور کوئی نہیں

خاتم الانبیاء ہے اُنھی (ﷺ) کا لقب
اب نبی بے گماں اور کوئی نہیں

باغِ طیبہ میں کہتا یہی پھولؔ ہے
حامیٔ بے کساں اور کوئی نہیں

تنویر پھولؔ

راکبِ آسماں اور کوئی نہیں
بادشاہِ جہاں اور کوئی نہیں

صِرف اُن (ﷺ) پر درود اور اُن پر سلام
مجھ کو کارِ زماں اور کوئی نہیں

راہِ طیبہ پہ رہنا ہے محوِ سفر
مقصدِ کارواں اور کوئی نہیں

بس اُنھی سے مکاں دل کا آباد ہے
میرے دل میں نہاں اور کوئی نہیں

غم گُسار اور کوئی نہیں درد کا
چارۂ بے کساں اور کوئی نہیں

اور کوئی نہیں ایسا اہلِ نظر
بس وہ ہیں پاسباں اور کوئی نہیں

اُن (ﷺ) کے در کے سوا، اُن کے در کے سوا
میرا تو آستاں اور کوئی نہیں

اب قلم کی ہے تحریر اُن (ﷺ) کی ثنا
اب زباں پر بیاں اور کوئی نہیں
سُرخرو ہوں ندیمؔ اُن (ﷺ) کی مدحت سے میں
اِس طرح مہرباں اور کوئی نہیں

ریاض ندیمؔ نیازی (سبّی)

رشتۂ قلب و جاں اور کوئی نہیں
عشق کا آستاں اور کوئی نہیں

ہم کہاں وہ کہاں، بس خدا کے سوا
آپ (ﷺ) کا رتبہ داں اور کوئی نہیں

بس انھی کا تصوُّر، انھی کا خیال
قلب کے درمیاں اور کوئی نہیں

کیا ہے بنیاد ارکانِ اسلام کی
جُز شہِ دو جہاں (ﷺ) اور کوئی نہیں

ہم ہیں خوش بخت رہرو کہ اُن (ﷺ) کے سوا
رہبرِ کارواں اور کوئی نہیں

خاتم الانبیاء ہیں محمد (ﷺ) فقط
سیّدِ مُرسلاں اور کوئی نہیں

ہو شفیعِ اُمم (ﷺ) کی شفاعت نصیب
مغفرت کا نشاں اور کوئی نہیں

تھامنا ہے فقط دامنِ مصطفیٰ (ﷺ)
حشر میں سائباں اور کوئی نہیں

نعت کہتا ہے جو، اس سے بڑھ کر ندیمؔ
شاعرِ خوش بیاں اور کوئی نہیں

ریاض ندیمؔ نیازی (سبّی)

آپ (ﷺ) سا مہرباں اور کوئی نہیں
حامیِ بے کساں اور کوئی نہیں

آپ ہی دافعِ رنج و آلام ہیں
راحتِ عاشقاں اور کوئی نہیں

آپ ہیں رونقِ محفلِ رنگ و بُو
بزمِ ہستی کی جاں اور کوئی نہیں

اپنے دامن میں آقا (ﷺ) چُھپا لیجیے
عاصیوں کی اَماں اور کوئی نہیں

میرے سرکار (ﷺ) سے مرتبے میں بڑا
خلق میں بے گماں اور کوئی نہیں

شاہِ کونین (ﷺ) کے آستاں کی طرح
دہر میں آستاں اور کوئی نہیں

مرحبا منظرِ روضۂ مصطفیٰ (ﷺ)
ایسا نُوری سماں اور کوئی نہیں

ان کی توصیف ہونٹوں پہ جاری رہے
مدعائے بیاں اور کوئی نہیں

ان کی نسبت نے بخشا ہے اوجِ کمال
ہم وہاں ہیں، جہاں اور کوئی نہیں

میں ہوں عارفؔ گدائے درِ مصطفیٰ (ﷺ)
میرا نام و نشاں اور کوئی نہیں

محمد عارفؔ قادری (واہ کینٹ)

رونقِ دو جہاں اور کوئی نہیں
مثلِ شاہِ شہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور کوئی نہیں

روضۂ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سوا بالیقیں
ارض پر آسماں اور کوئی نہیں

کیوں پکاروں نہ وقتِ اجل مَیں انھیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
جب مِرا حرزِ جاں اور کوئی نہیں

استغاثہ کرے شش جہات آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

بُعد کیوں ہے مِرا آل و اصحاب سے
خُلد کا کارواں اور کوئی نہیں

وہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غریبوں کو دیں اُنس کی دولتیں
مُونسِ بے کساں اور کوئی نہیں

مثلِ سبطِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دورِ تاریخ میں
دِین کا پاسباں اور کوئی نہیں

دونوں عالم میں کوئے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سوا
رشکِ کوئے جناں اور کوئی نہیں

کیا شکوں ثاقبؔ اسمِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہے
نام وردِ زباں اور کوئی نہیں

ثاقبؔ علوی (کامونکی)

تاجدارِ جہاں اور کوئی نہیں
زینتِ آسماں اور کوئی نہیں

سرورِ دو جہاں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات ہے
سرورِ دو جہاں اور کوئی نہیں

بے کسوں کا سہارا ہیں میرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"

سرورِ سروراں آپ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں
سرورِ سروراں اور کوئی نہیں

نازشِ دو جہاں پیارے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوئے
نازشِ دو جہاں اور کوئی نہیں

وہ شفاعت سرِ حشر سب کی کریں
شافعِ عاصیاں اور کوئی نہیں

مُقتدی ان کے سب انبیاءؑ ہیں ریاضؔ
رہبرِ مُرسلاں اور کوئی نہیں

پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"
عاصیوں کا وہاں اور کوئی نہیں

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مہربانی کی حد ہی نہیں
آپ سا مہرباں اور کوئی نہیں

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رحمت ہی رحمت ہیں سب کے لیے
رحمتِ دو جہاں اور کوئی نہیں

بالیقیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بڑھ کے محشر کے دن
شافعِ عاصیاں اور کوئی نہیں

سرورِ انبیاء (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سوا دہر میں
سیّدِ مُرسلاں اور کوئی نہیں

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی عرش پر تھے بلائے گئے
زائرِ لامکاں اور کوئی نہیں

آمنے سامنے کی ملاقات میں
آپ کے درمیاں اور کوئی نہیں

آپ (ﷺ) اللہ کے واقفِ راز ہیں
آپ سا راز داں اور کوئی نہیں

نوجوانی میں بھی قابلِ رشک تھے
آپ (ﷺ) سا نوجواں اور کوئی نہیں

آپ (ﷺ) سے جو زیادہ چمک دے سکے
چہرۂ ضوفشاں اور کوئی نہیں

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)

خوش نظر، خوش بیاں اور کوئی نہیں
صرف سرور (ﷺ) ہیں، ہاں! اور کوئی نہیں

مومنوں کے لیے یہ خدا نے کہا
ہیں نبی (ﷺ) مہرباں، اور کوئی نہیں

پاؤ ہر شے سخاوت گہِ شاہ (ﷺ) سے
ایسا تو آستاں اور کوئی نہیں

ذاتِ اقدس فقط مصطفیٰ (ﷺ) ہی کی ہے
روحوں پر حکمراں اور کوئی نہیں

مظہرِ کبریا مصطفیٰ (ﷺ) کے سوا
بے نشاں کا نشاں اور کوئی نہیں

کھا کے پتھر نبی (ﷺ) "اِھدِ قومی" کہیں
اتنا شیریں بیاں اور کوئی نہیں

جتنا پایا گیا ربّ و محبوب (ﷺ) میں
ایسا ربطِ نہاں اور کوئی نہیں

ہیں غفور اور سرکار (ﷺ) معراج میں
تیسرا درمیاں اور کوئی نہیں

رب نے اِسْرا میں محبوب (ﷺ) سے یہ کہا
اُدْنُ مِنِّی ۔ یہاں اور کوئی نہیں

قبر میں دیدِ سرکار (ﷺ) ہو جائے گی
اس کے بعد امتحاں اور کوئی نہیں

چترِ "صَلِّ وَسَلِّمْ" ہی کام آئے گا
حشر میں سائباں اور کوئی نہیں

افصحِ دہر ہیں رحمتِ عالمیں (ﷺ)
اتنی شستہ زباں اور کوئی نہیں

صرف محمودؔ محبوبِ رب ہیں نبی (ﷺ)
اور کوئی کہاں ۔ اور کوئی نہیں

راجا رشید محمودؔ

دم سے آقا (ﷺ) کے، دنیا میں ہیں رونقیں
رونق افزا یہاں اور کوئی نہیں

کم نہ ہم نے کیا وردِ صَلِّ علیٰ
تو خسارہ یہاں اور کوئی نہیں

سرِّ معراج ہے قاب قوسین میں
اِستعارہ یہاں اور کوئی نہیں

اُس کو مُودہ کہ سرکار (ﷺ) خود اُس کے ہیں
جس کا اپنا یہاں اور کوئی نہیں

طیبہ ہے یہ مُحبِّ نبی (ﷺ) کے سوا
آبدیدہ یہاں اور کوئی نہیں

شہرِ مالک یا شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سوا
شہر اُجلا یہاں اور کوئی نہیں

ہے پھریرا سرِ عرش سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا
جھنڈا اونچا یہاں اور کوئی نہیں

تاج یہ میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر پر سجا
حق سراپا یہاں اور کوئی نہیں

صرف یہ ہے کہ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ناراض ہوں
مجھ کو خدشہ یہاں اور کوئی نہیں

راجا رشید محمود

"بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"
یا رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! رحمتوں کے امیں

ہر طرف تنگ نظری کا آزار ہے
زندگانی ہے یا غم کا بازار ہے
ایک دوجے کے ہم ہیں عدوِّ مبیں
یا رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رحمتوں کے امیں!

ہم ہَوس ہی کے ماحول میں کھو گئے
مُتّحد ہونا تھا، منتشر ہو گئے
اے خداوندِ عالم کے دُرِّ ثمیں
یا رسولِ خدا! رحمتوں کے امیں!

ہم نے قرآں کو دل سے لگایا نہیں
اس لیے دھوپ ہے، کوئی سایہ نہیں
جس کا ہر لفظ ہے صورتِ انگبیں
یا رسولِ خدا! رحمتوں کے امیں

علم و حکمت پہ قابض تو اغیار ہیں
ہم ہیں دریوزہ گر اور نادار ہیں
کاش ہوتے کہیں ہم بھی باریک بیں
یا رسولِ خدا! رحمتوں کے امیں!

ایک سے ایک بڑھ کر ملے رہنما
کیا بیاں ہو یہاں اُن کی توصیف کا
ہم نے کھو ڈالے کتنے حسیں تر نگیں
یا رسولِ خدا! رحمتوں کے امیں!

آبرو زندگانی کا معیار ہے
آبرو آدمیّت کا مینار ہے
آبرو جو نہیں، دل ہے اندوہ گیں
یا رسولِ خدا! رحمتوں کے امیں!

آرزو ہے یہی بسملِ زار کی
جلد لیجیے خبر اپنے بیمار کی
جب ہو دنیا سے میرا دمِ واپسیں
آپ کے سنگِ در پر ہو میری جبیں

بسمل شمسی (فیصل آباد)

"سیّد ہجویرؒ نعت کونسل" کا ۱۰۰ واں

(نویں سال کا پانچواں) ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

چوپال، ناصر باغ، لاہور

یکم مئی ۲۰۱۰ (نمازِ مغرب کے بعد)

صاحبِ صدارت: رفیع الدین ذکی قریشی

مہمانِ خصوصی: فیاض حسین چشتی نظامی

مہمانِ اعزاز: محمد منصور اسلام ہجویری

قاریِ قرآن: قاری نوید ذاکر

نعت خواں: محمد منصور اسلام ہجویری

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

مصرعِ طرح

"سرکار ﷺ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

شاعر:

رفیق عزیزی

(وفات: ۲۰ مئی ۲۰۰۸)

یکم مئی ۲۰۱۰ کا (۱۰۰ واں مشاعرہ)

"سرکار ﷺ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

رفیق عزیزی صفحہ ۶۰

حمدِ باری تعالیٰ

محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور) ـ ۶۱، ۶۲ — تنویر پھول (نیویارک) ـ ۶۲

راجا رشید محمود ـ ۶۲، ۶۳

نعتِ امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والثناء

"بڑے، کھڑے، گڑے" قوافی ـ "ہیں" ردیف

محبوب الٰہی عطا (ہری پور ہزارہ) ـ ۶۴ — گہر اعظمی (کراچی) ـ ۶۴

ثاقب علوی (کامونکی) ـ ۶۵، ۶۶ — فقیر مصطفیٰ امیر (فیصل آباد) ـ ۶۶، ۶۷

ریاض احمد قادری (فیصل آباد) ـ ۶۷ — راجا رشید محمود ـ ۶۷ ـ ۶۹

"بڑے، جڑے، پڑے" قوافی ـ "بڑے، سب سے بڑے" ردیف

راجا رشید محمود ـ ۶۹

"سرکار، سردار، شہکار" قوافی ـ "بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد) ـ ۷۰ — راجا رشید محمود ـ ۷۰، ۷۱

"بڑے، رہے، بھلے" قوافی ـ "ہیں" ردیف

شہزاد مجددی (لاہور) ـ ۷۱، ۷۲ — پیرزادہ حمید صابری (لاہور) ـ ۷۲ ـ ۷۴

غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) ـ ۷۴، ۷۵ — منظر عارفی (کراچی) ـ ۷۵، ۷۶

محمد افضال انجم (لاہور) ـ ۷۶ — محمد ابراہیم عاجز قادری ـ ۷۷ ـ ۷۹

بشیر رحمانی (لاہور) ـ ۷۹، ۸۰ — تنویر پھول (نیویارک) ـ ۸۰، ۸۱

راجا رشید محمود ـ ۸۱، ۸۲

گرہ بند نعت

تنویر پھول ـ ۸۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کڑی دھوپ میں ہم لوگ کھڑے ہیں
خود اپنے ہی اعمال کی دلدل میں گڑے ہیں

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اندھیروں کے بھنور میں ہیں سفینے
اور ان میں معاصی کے بڑے بوجھ پڑے ہیں

نیت میں ہیں سو کھوٹ، بچا لیجیے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
پاسنگ ترازو میں ہے، پلڑے میں دھڑے ہیں

دنیا ہے کہ میدانِ عقوبت ہے، یہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اک دشتِ بلاخیز میں ہم لوگ کھڑے ہیں

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دربار میں آنے کی ہے حسرت
اور آپ تک آنے کے لیے کوس کڑے ہیں

اللہ نے خود ذکر کو دی آپ کے، رفعت
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! رفیق آپ کی رحمت کا ہے محتاج
گو زیورِ اعمال میں سو جرم جڑے ہیں

سید رفیق عزیزی

حمد باری تعالیٰ

مخلوق میں بندے وہ سرافراز ہوئے ہیں
اللہ کے دربار میں سر جن کے جھکے ہیں

اللہ کی قدرت ہی سے صحراؤں میں لوگو!
گلزار کِھلے ہیں، کہیں اشجار پَھلے ہیں

ناسوت ہو، جبروت ہو، لاہوت کہ ہاہوت
یہ سارے جہاں رب نے ہی تخلیق کیے ہیں

ہر عیب سے، ہر ریب سے ہے ذاتِ خدا پاک
اور اُس کے کمالات بھی کیا خوب کھرے ہیں

انساں کے جو چہرے پہ کیا غور و تدبُّر
صنّاعیِ خالق کے قصیدے ہی پڑھے ہیں

اللہ کی رحمت سے ہی بادل ہیں برستے
اور سینۂ کہسار سے بھی چشمے بہے ہیں

انساں ہوں کہ جنّات، پرندے کہ مویشی
بے شک یہ سبھی رزقِ الٰہی پہ پلے ہیں

وہ خالقِ اکبر بھی ہے، وہ مالکِ کُل بھی
یہ کون و مکاں اس کی ہی مرضی سے بنے ہیں

جو پاک تکبُّر سے ہے اور بُغض و ریا سے
اللہ کے جلوے ہی اُسی دل میں بسے ہیں

مشکل میں جونہی ہم نے خدا کو ہے پکارا
فی الفور غم و رنج و الم دُور ہوئے ہیں

اللہ نے قرآن میں ہم کو یہ بتایا
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

اللہ کی تسبیح لگاتار پڑھیں وہ
جو لوگ بھی دنیا کے مصائب میں گھرے ہیں
محشر میں وہی کام ترے آئیں گے عاجزؔ
مولا کی عبادت میں جو لمحات کٹے ہیں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

جب تجھ کو کیا یاد تو ہر دُکھ سے بچے ہیں
اللہ! کرم تُو نے بڑے ہم پہ کیے ہیں
اتنی ہیں تری نعمتیں، جھٹلائے زباں کیا
ارشاد ترا سُن کے سبھی گنگ ہوئے ہیں
دیتے ہیں سیہ رات میں یہ تیری گواہی
آکاش کی چادر پہ جو یہ ہیرے جڑے ہیں
خالق تُو ہمارا ہے، تُو ہی ربِّ جہاں ہے
ہم تیرے ہی اَلطاف کے سائے میں پلے ہیں
ہر وقت دکھاتے ہیں ہمیں راستہ سیدھا
قرآن میں روشن جو ہدایت کے دِیے ہیں
یہ سورۂ حُجرات سے ظاہر ہے سبھی پر
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"
کج مج ہے زباں پھولؔ کی، مقبول انھیں کر
کیاری میں تری حمد کے غنچے جو کھلے ہیں

تنویر پھولؔ (نیویارک)

سر جن کے سُوئے کعبۂ رحمان جھکے ہیں
وہ لوگ رہِ طاعتِ سرور (ﷺ) پہ بڑھے ہیں

جو جادۂ تحمیدِ خدا پر نہ چلے ہیں
اَلطاف و کرم ہائے پیمبر (ﷺ) سے پرے ہیں
لائے ہیں وہی ابرِ عنایت مِرے سر پر
جو اشکِ ندامت درِ کعبہ پہ بہے ہیں
ہیں قدرتِ خلّاقِ عوالم ہی کے مظہر
یہ جتنے اُفق چاند ستاروں سے بھرے ہیں
بخشش کے خریطے کا یقیں راہ نُما ہے
پشتوں پہ گناہوں کے تو گو بوجھ لدے ہیں
مالک ہی انھیں دے جو رِہائی تو رہا ہوں
مومن ہیں مگر حصرِ جرائم میں پھنسے ہیں
توحید ہے اللہ کی ان سے مترشح
اَسباقِ عقیدت جو پیمبر (ﷺ) سے پڑھے ہیں
اَحکامِ الٰہی کی ہیں تعمیل میں ساعی
سچ ہے کہ یہ وہ بندے ہیں جو بندے بنے ہیں
قرآن کی ہر آیہ یہ کہتی ہوئی پائی
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"
پہلے تو سلام اس نے پیمبر (ﷺ) کو کیا ہے
پھر حمد کے محمودؔ نے اشعار کہے ہیں

راجا رشید محمودؔ

نعتِ امامُ الانبیاء علیہ الصّلوٰۃ والثّناء

کیا اِس سے غرض ہم کو، بڑے ہوں جو بڑے ہیں
ہم بھی شہِ کونین (ﷺ) کے قدموں میں پڑے ہیں

تھامیں گے نہ ہاتھ آپ اگر بحرِ طلب میں
بہ جائیں گے سرکار (ﷺ) کہ ہم کچّے گھڑے ہیں

مشکل میں مددگار ہیں جن کے مِرے آقا (ﷺ)
مشکل میں پڑیں گے، نہ وہ مشکل میں پڑے ہیں

حسنینؓ کے صدقے میں ہمیں بھیک عطا ہو
سرکار (ﷺ) بڑی دیر سے ہم در پہ کھڑے ہیں

جاں دے کے پہنچنا ہے ہمیں کُوئے نبی (ﷺ) تک
عشقِ شہِ لولاک (ﷺ) کے دستور کڑے ہیں

تابندہ ہیں یہ داغِ غمِ عشقِ محمد (ﷺ)
یا مہرِ سلیمانؑ میں الماس جڑے ہیں

راضی ہیں خدا سے وہ، خدا اُن سے ہے راضی
خود سے بھی عطاؔ عشقِ نبی (ﷺ) میں جو لڑے ہیں

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور، ہزارہ)

وہ دَور ہے، ہر جا پہ شیاطین کھڑے ہیں
بے شبہ قیامت کے اب آثار بڑے ہیں

یہ حق ہے کہ پیچھے نہ ہٹے آپ (ﷺ) کبھی بھی
حق کے لیے مضبوط ارادے سے اڑے ہیں

ہے حشر کے میدان میں کملی کی ہمیں آس
ہم منگتے جو سرکار (ﷺ) یہاں در پہ پڑے ہیں

اَغیار بھی کہتے ہیں کہ اس کون و مکاں میں
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

لے جاتے ہیں انسان کو افعال سُوئے عرش
اقوال میں آقا (ﷺ) کے حسیں موتی جڑے ہیں

توحید و رسالت کے جو منکر ہیں جہاں میں
ہیں عقل کے پورے، وہ سبھی چکنے گھڑے ہیں

وہ، آپ (ﷺ) مجاہد ہیں، قدم چومے جسارت
جی جان سے غزوات میں دشمن سے لڑے ہیں

زنہار گہرؔ صبر کا دامن نہیں چھُوٹا
یوں وقت پڑے آپ (ﷺ) پہ سخت اور کڑے ہیں

گہرؔ اعظمی (کراچی)

در پر شہِ والا (ﷺ) کے ہم اِس طرح پڑے ہیں
اوراقِ تصوّر کے ثناؤں سے جڑے ہیں

اعزاز ملا حُور و مَلک کو شبِ اسریٰ
مالائیں دُرودوں کی لیے رَہ میں کھڑے ہیں

قائل ہیں بڑوں سے بھی بڑے روزِ ازل سے
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

خالق ہی فقط جانے محمد (ﷺ) کی حقیقت
کم فہم ہیں جو نور و بشر ہی پہ اڑے ہیں

پھر اُمّتِ مرحومہ پہ ہے یُورشِ اِدبار
للہ! نظر کیجیے! لمحات کڑے ہیں

مرکز بھی ہے ایک اِن کا تو آقا (ﷺ) بھی فقط ایک
پھر کیوں مرے آقا (ﷺ)! یہ غلاموں کے دھڑے ہیں!

پہنچا درِ توّاب پہ طیبہ سے جو ہو کر
سب اِثم گنہگار کے اک پَل میں جھڑے ہیں

ثاقبؔ سے زمیں پر ہو بیاں کیا تری رفعت
افلاک پہ جھنڈے تری عظمت کے گڑے ہیں

ثاقبؔ علوی (کاموکے)

اس در پہ سبھی شاہ بصد عجز کھڑے ہیں
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

کب قدموں میں عاجز کو بلائیں گے دوبارہ
نیزے سے جدائی کے مرے دل میں گڑے ہیں

گزریں جو مرے آقا (ﷺ)، قدم ان کے یہ چومیں
ٹکڑے جو مرے دل کے ہیں، رستے میں پڑے ہیں

دیکھو تو یہ دل میرا بنا کیسا نگینہ
سرکار (ﷺ) کے سب نام مرے دل پہ جڑے ہیں

شاعر ہے نبی (ﷺ) کا، یہ مجھے لوگ ہیں کہتے
آقا (ﷺ) کے یہ احسان سبھی کتنے بڑے ہیں

جتنے بھی نبی آئے ہیں اس دنیا میں، ان سے
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

یہ آپ (ﷺ) کی اک نظرِ عنایت کی عطا ہے
جو پار لگے مجھ سے سبھی کچّے گھڑے ہیں

دیکھو اے امیرؔ! آج شہنشاہِ جہاں بھی
سب بن کے گدا آپ (ﷺ) کی چوکھٹ پہ پڑے ہیں

فقیر مصطفیٰ امیر (فیصل آباد)

سب میر و گدا بہرِ عطا در پہ کھڑے ہیں
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

دیکھیں نہ کسی اور کو تا حشر اے مولا!
دو نین مرے سرورِ عالم (ﷺ) سے لڑے ہیں

سرکار دو عالم (ﷺ) کی ہیں یہ راہ کے ذرّے
افلاک پہ جو چاند ستارے سے جڑے ہیں

خالق کا یہ ارشاد ہے، سب ایک ہوں مومن
افسوس اس اُمّت کے بنے کتنے دھڑے ہیں

ہموار بہت شہرِ پیمبر (ﷺ) کا سفر ہے
ورنہ تو ہر اک راہ میں ہی کتنے گڑھے ہیں

ہُوں مُہر بہ لب سرورِ کونین (ﷺ) کے در پر
اور آنکھ کی پلکوں پہ کئی اشک جڑے ہیں

اُس وقت بھی ہو "صَلِّ عَلیٰ" ہونٹوں پہ میرے
جب لوگ کہیں، نزع میں کچھ سانس اڑے ہیں

سرکار کو ہے ناز فقیری پہ زیادہ
سب تاج و کلاہ آپ (ﷺ) کے قدموں میں پڑے ہیں

نکلیں گے بھلا کیسے یہ سب سرورِ عالم
جو ہجر کے نیزے سے مری جاں میں گڑے ہیں

پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

خوش بخت درِ سرورِ عالم (ﷺ) پہ کھڑے ہیں
لگتا ہے، قدم لاٹھ کی صورت میں گڑے ہیں

عملوں کے پلندے میں جرائم تو بڑے ہیں
زنبیل میں پر نعت کے کچھ شعر پڑے ہیں

پہنے ہے دُلھن فکر کی جو نعت کا زیور
یہ ایسا جڑاؤ ہے کہ سو لعل جڑے ہیں

آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے گزارش ہے کہ دیں اذنِ حضوری
مہجوریٔ طیبہ کے تو لمحات کڑے ہیں

آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نمونے پہ عمل کرنا ہے مشکل
لمبی ہے مسافت بھی بہت، کوس کڑے ہیں

سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں اس سے نکالا
ہم لوگ کبھی جب کسی مشکل میں پڑے ہیں

جن لوگوں کی سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے الفت میں ہے خامی
وہ لوگ حقیقت میں مصائب میں پڑے ہیں

پاسنگ نہیں لطفِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ولیکن
گو اپنی خطائیں ہیں بڑی، جرم بڑے ہیں

جو طاعت و تقلیدِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہیں کوشاں
وہ بندے حقیقت میں بہت ہم سے بڑے ہیں

ہر عظمتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قائل ہے ہمارا
ہم دشمنِ سرکارِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے لڑے ہیں

اپنا سا بشر آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کہتے ہیں جو بدبخت
قرآں کا نہیں ان پہ اثر، چکنے گھڑے ہیں

سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تو سب لوگوں کو یک جان رکیا تھا
اب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمّت ہے کہ سو اِس میں دھڑے ہیں

ممکن ہی کہاں تھا کہ کوئی آپ سا آتا
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

سمجھوتا کبھی عظمتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ نہ ہو گا
اِس بحث میں حق بات پہ محمودؔ اَڑے ہیں

راجا رشید محمود

در پر جو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہیں کھڑے، سب سے بڑے ہیں
جن کے ہیں یہاں پاؤں گڑے، سب سے بڑے ہیں

جذباتِ محبت پئے مدّاحیٔ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
جو تارِ سخن میں ہیں جڑے، سب سے بڑے ہیں

حُمّار تو یوں سارے ہی پا لیتے ہیں وقعت
پر عتبۂ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ پڑے، سب سے بڑے ہیں

بوبکرؓ بھی، فاروقؓ بھی، عثمانؓ بھی، علیؓ بھی
اصحابِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بڑے، سب سے بڑے ہیں

اصحابؓ جو بدر اور حُنین اور اُحد میں
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی معیّت میں لڑے، سب سے بڑے ہیں

ہے آخری جن میں سے کہ بارے میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
وہ تین سوالات کڑے، سب سے بڑے ہیں

اِس میں نہیں گنجائشِ شک، بعد خدا کے
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

محمودؔ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہدایات پہ چل کر
حق بات پہ جو لوگ اَڑے، سب سے بڑے ہیں

راجا رشید محمود

"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"
سردار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
اللہ کی مخلوق میں وہ (ﷺ) سب سے زیادہ
شہکار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
اللہ کی رحمت سے وہ (ﷺ) اُمّت کے یقیناً
غمخوار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
اللہ کی نعمت کے وہ (ﷺ) تقسیم کنندہ
مختار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
کافر بھی یہ کہتے تھے کہ اَخلاقِ نبی (ﷺ) کے
معیار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
جو آپ (ﷺ) نے بوئے تھے، وہ رتبے میں تمھارے
اشجار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
اِنسان کی بہبود کے بارے میں نبی (ﷺ) کے
اَفکار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
اُس گُنبدِ خُضرا کے وہ چاروں ہی طرف کے
مینار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
روضے کی وہ جالی میں لکھے نعت کے دونوں
اشعار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)

اِسرا میں جو سرکارِ دو عالم (ﷺ) پہ کُھلے تھے
اَسرار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
یوں تو ہیں سب اصحابؓ نبی (ﷺ) صاحبِ رتبہ
پر چار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں

"اللہ کی تلوار" کہا جن کو نبی (ﷺ) نے
سالار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
آقائے دو عالم (ﷺ) کا رہا جن سے تعلّق
آثار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
کِھلتے ہیں جو اردو میں پئے نعتِ پیمبر (ﷺ)
گلزار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
سرگرمی جو آقا (ﷺ) کی اطاعت میں نہیں ہے
آزار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
صیہونی جو ہیں اُمّتِ آقا (ﷺ) کے مخالف
عیّار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
محمودؔ نہیں اِس میں کوئی دوسری رائے
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

راجا رشید محمودؔ

حیرت سے مجھے اہلِ جہاں دیکھ رہے ہیں
جلوے جو مرے دل میں رسالت کے بسے ہیں
کس حُسن سے مدّاحیِ خواجہ میں ڈھلے ہیں
الفاظ جو سرکار (ﷺ) کی نعتوں میں سجے ہیں
قرآن کی آیات نے دی ہے یہ گواہی
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"
اب لاج ہماری ہے ترے ہاتھ خدایا!
ہیں سرورِ عالم (ﷺ) کے، بُرے ہیں کہ بھلے ہیں
آؤ کریں ان ماہ جبینوں کی زیارت
سنتے ہیں کہ یہ لوگ مدینے کو چلے ہیں

قرطاس پہ اُبھرے ہیں جو توصیف کی صورت
یہ حرف ہیں یا اشک جو آنکھوں سے بہے ہیں
اُمّت کی خبر لیجیے اے رحمتِ عالم (ﷺ)!
ہم سُکر کے مارے ہوئے مدہوش پڑے ہیں
پامال کیا ہے ہمیں عفریتِ ہوَس نے
ہم آپ کے ہوتے ہوئے ٹکڑوں میں بٹے ہیں
یہ دین ہے سرکار (ﷺ) کے نقشِ کفِ پا کی
تہذیب و تمدّن کے جو یہ پھول کھِلے ہیں
خورشیدِ نبوّت کی فقط ایک کرن سے
اِخلاص و مروّت کے دِیے جگ میں جلے ہیں
شہزاؔد تری نعت میں الفاظ کی صورت
قرآن و احادیث کے مضمون بندھے ہیں

شہزاؔد مجدّدی (لاہور)

اقصیٰ میں رُسُل جن کی امامت میں کھڑے ہیں
منصب میں وہ افضل سبھی نبیوں سے ہوئے ہیں
مہکا گُلِ تقدیس، بہاریں ہوئیں رقصاں
ویرانۂ عالم میں چمن زار کھلے ہیں
ظاہر ہوئی توقیرِ نبی (ﷺ) ہر دو جہاں پر
محبوبِ خدا (ﷺ) عرش پہ جس وقت گئے ہیں
افکار نے حرفوں سے تراشیدہ نگینے
سرکار (ﷺ) کی توصیف کے جھومر میں جڑے ہیں
خورشیدِ رسالت کی شعاعیں ہوئیں ضوبار
اسلام کے فانوس دل و جاں میں جلے ہیں

وحدت کے ترانوں سے فضا گونج اُٹھی ہے
ڈنکے شہِ کونین (ﷺ) کی عظمت کے بجے ہیں
اسلام کی راہوں میں محمد (ﷺ) کے سپاہی
باطل کے چھلاووں سے بہر گام لڑے ہیں
یہ پانچ اذانوں سے کھُلا دیدہ و دل پر
"سرکار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"
پھر مُلکِ خداداد پہ سرکار (ﷺ)! نظر ہو
پھر مُلکِ خداداد کے حالات بُرے ہیں
اے رہبرِ ھُدیٰ! کوئی کرن ان پہ کرم کی
مُسلم ہیں کہ غفلت کے اندھیروں میں گھرے ہیں
پہلو میں مچلتی ہے تمنّائے زیارت
جھلمل مری پلکوں کے دریچوں میں دِیے ہیں
ناکام تمنّا ہیں ترے دین کے شیدا
طیبہ کی طرف رُخ کیے خاموش کھڑے ہیں
اک چشمِ کرم کیجیے، مختارِ دو عالم (ﷺ)!
میرے دلِ مجبور پہ لمحات کڑے ہیں
تقسیم کی زد میں ہے تری اُمّتِ خستہ
کافر سبھی اک ہو کے مٹانے پہ تُلے ہیں
عاصی کی الگ بات، درِ شاہِ سخا (ﷺ) پر
کشکول بکف دہر کے سلطان کھڑے ہیں
توفیق ہے اُن کی یہ حمیدؔ، اُن کی عطا ہے
آقا (ﷺ) کے قصائد مرے ہونٹوں پہ سجے ہیں

پیرزادہ حمید صابری (لاہور)

قرطاس و قلم حق نے عطا مجھ کو کیے ہیں
اوصافِ پیمبر (ﷺ) کے مضامیں بھی دیے ہیں

خوشبوئے ولائے شہِ بطحا (ﷺ) میں بسے ہیں
جو اشک مری چشمِ تمنا سے بہے ہیں

مَیں حمد بھی اور نعت بھی کہتا ہوں برابر
یہ قبر کی ظلمت میں چراغ اپنے لیے ہیں

ہیں قدسیؔ و جامیؔ و رضاؔ سر بہ گریباں
توصیفِ پیمبر (ﷺ) کے مراحل جو کڑے ہیں

اے سیّدِ کونین (ﷺ)! ہمیں صدقۂ حسنینؓ
ہو جائے عطا بھیک، ترے در پہ کھڑے ہیں

بھیجا ہے بصد شوق سلام اُن کے ہی ہاتھوں
خوش بخت جو سرکار (ﷺ) کے روضہ کو چلے ہیں

سرکار (ﷺ) نہ ہوتے تو یہاں کچھ بھی نہ ہوتا
سرکار (ﷺ) کی خاطر ہی یہ کونین سجے ہیں

جھک جھک کے فرشتے انھیں۔ دیتے ہیں سلامی
جو ہادیٔ دارین (ﷺ) کے قدموں میں پڑے ہیں

اُن خاک کے ذرّوں پہ فدا شمس و قمر ہیں
جو نقشِ کفِ پائے پیمبر (ﷺ) سے لگے ہیں

جس طرح کہ ضو بار ہوں گردوں پہ ستارے
قرطاس پہ یوں نعت کے الفاظ سجے ہیں

محروم نہیں رحمتِ سرکار (ﷺ) سے کوئی
جب سب کے لیے بہرِ دعا ہاتھ اُٹھے ہیں

ہے خُلدِ بریں گھر تو غلامانِ نبی (ﷺ) کا
جو آپ کے دشمن ہیں وہ دوزخ میں پڑے ہیں

کیوں منظرِ ہستی کی طرف آنکھ اُٹھاؤں
طیبہ کے مناظر مری آنکھوں میں بسے ہیں

سب ختم ہوئے اُن سے ہی نفرت کے اندھیرے
اور اُن سے محبت کے دیے دل میں جلے ہیں

اِس نعت کے مقطع میں لکھو جھوم کے نازشؔ
"سرکار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

اللہ کو محبوب وہی لوگ رہے ہیں
کردارِ رسالت کو جو اپنائے ہوئے ہیں

تعلیمِ نبوّت سے ہے دوری کا نتیجہ
ہم تم جو تباہی کے دہانے پہ کھڑے ہیں

یہ غم نہیں، ہیں روحِ مدینہ سے بہت دور
یہ غم ہے، مدینے سے بہت دور پڑے ہیں

کس منہ سے سرِ حشر کہیں گے یہ خدا سے
ہم تو ترے محبوب (ﷺ) کی چاہت میں مَرے ہیں

دعویٰ تو غلامی کا شب و روز ہمیں ہے
طاعت شہِ بطحا (ﷺ) کی مگر بھول چکے ہیں

آقا (ﷺ) ہمیں اِس بات کا اقرار ہے بے شک
ہم سخت بُرے، سخت بُرے، سخت بُرے ہیں

وہ جان بچانے کو پریشاں ہیں ہماری
ہم دشمنِ جاں زہر ہی کھانے پہ تُلے ہیں

منظر نہ انھیں خوف ہے کوئی، نہ کوئی رنج
جو طاعتِ سلطانِ مدینہ (ﷺ) میں لگے ہیں
منظؔر عارفی (کراچی)

لمحے مِری ہستی کے وہی سب سے بھلے ہیں
یادوں میں جو سرکارِ مدینہ (ﷺ) کی ڈھلے ہیں
مجھ کو مِرے رستے سے بھٹکنے نہیں دیتے
ہاتھوں میں حضور آپ (ﷺ) کی مدحت کے دِیے ہیں
کیسے نہ انھیں جانوں میں سرمایۂ ہستی
وہ اشکِ ندامت جو مِرے رُخ پہ بہے ہیں
ہر لحظہ دل و جاں کو مہکتے ہوئے پایا
غنچے تری توصیف کے جب لب پہ کِھلے ہیں
جامے میں بشر کے کوئی ہمسر نہ ہُوا خلق
’’سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں‘‘
میرے لیے سرکار (ﷺ) کا بھی اسم ہے اعظم
دکھ درد سدا میرے اسی سے تو ٹلے ہیں
اے کاش کہ آ جائے مدینے سے بُلاوا
مدت سے کیے رخ سُوئے طیبہ ہی کھڑے ہیں
دیکھے ہیں زمانے میں ثمر بار وہی نخل
یادوں سے جو سرکار (ﷺ) کی پھولے ہیں، پھلے ہیں
افزوں ہو تڑپ کیسے نہ مہجوری کی انجم!
رستے میں مدینے کے مسافر جو ملے ہیں
محمد افضال انجم (لاہور)

لاریب وہی رحمتِ خالق کے تلے ہیں
جو دامنِ سرکار (ﷺ) سے وابستہ ہوئے ہیں
محتاجِ زماں ہی نہیں، شاہانِ زماں بھی
سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے ہی ٹکڑوں پہ پلے ہیں
محبوبِ الٰہی (ﷺ) کے تبسّم کے تصدّق
غمگین جو دل تھے، وہ سُکوں پانے لگے ہیں
پوشیدہ نہیں کوئی بھی شے اُن کی نظر سے
چشمانِ نبی (ﷺ) سے جو سبھی پردے ہٹے ہیں
اُمّت میں کوئی اُن سے بڑا ہو نہیں سکتا
جو بھی شہِ کونین (ﷺ) کی صحبت میں رہے ہیں
سرکار (ﷺ) پہ بھیجے ہیں درودوں کے جو تحفے
جو کام تھے بگڑے ہوئے، فی الفور بنے ہیں
رکھتے ہیں جو محبوبِ الٰہی (ﷺ) سے عداوت
قرآن یہ کہتا ہے، وہ دوزخ میں گئے ہیں
عظمت میں بھی، شوکت میں بھی، عزّت میں بھی لاریب
’’سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں‘‘
سارے ہی نبیوںؑ میں، رسولانِ سَلَف میں
’’سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں‘‘
ایماں یہ ہمارا ہے کہ بعد از ملک الملک
’’سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں‘‘
سرکار (ﷺ) کی آمد کا ہی فیضان ہے عاجزؔ
مرجھائے چمن زار میں جو پھول کِھلے ہیں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

تاروں سے کہیں بڑھ کے مُنوّر وہ ہوئے ہیں
نعلینِ پیمبر (ﷺ) سے جو ذرّے بھی لگے ہیں

اک دستِ پیمبر (ﷺ) سے کئی چشمے بہے ہیں
اور آبِ دہَن سے بھی کنوئیں شیریں ہوئے ہیں

اللہ کے جلوؤں سے وہ پُرنُور ہوا ہے
جس دل میں دِیے یادِ پیمبر (ﷺ) کے جلے ہیں

مشکل میں پڑھیں کیوں نہ محمد (ﷺ) کا وظیفہ
اِس نام کی برکت سے جو سب کام بنے ہیں

جو بھی ہیں غلامانِ شہِ ارض و سمٰوات (ﷺ)
وہ سامنے شاہوں کے جُھکے تھے، نہ جُھکے ہیں

قرآن سے ثابت ہے عقیدہ یہ ہمارا
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

لاریب سبھی خلقتِ خلاقِ جہاں میں
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

بھیجا ہے درود اُن پہ جو ہم نے تو دلوں سے
رنج و الم و غم کے سبھی ابر چھٹے ہیں

جو اشکِ ندامت درِ آقا (ﷺ) پہ بہا تھا
اُس سے ہی مِرے دل کے سبھی داغ دُھلے ہیں

اے شاہِ امم (ﷺ)! اُن پہ بھی ہو چشمِ عنایت
صد حیف! مسلمان جو فرقوں میں بٹے ہیں

ہم حشر میں بھی ہوں گے تہِ دامنِ سرکار (ﷺ)
اے زاہدو! ہم گرچہ بُروں سے بھی بُرے ہیں

پیچھے نہ تو ہٹتا رہ تبلیغ سے عاجزؔ
اِس راہ میں آقا (ﷺ) نے بہت ظلم سہے ہیں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

یہ جلوے زمانے کے رہتے ہیں، نہ رہے ہیں
معلوم ہمیں سرورِ عالم (ﷺ) سے ہوئے ہیں

جس وقت نبی (ﷺ) آئے ہیں قرآن پہن کر
توحید کے گلشن میں نئے غنچے کِھلے ہیں

جب فرش پہ آیا ہے شہنشاہِ رسالت (ﷺ)
تب عرشِ مُعلّٰی کے در و بام سجے ہیں

مداح خُداوند نہ کیوں کر ہو نبی (ﷺ) کا
"سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

جس وقت قدم رنجہ ہوئے رحمتِ عالم (ﷺ)
فتنے جو زمانے میں اُٹھے تھے، وہ دبے ہیں

جس وقت سرِ عرش گئی بانگِ بلالؓ
بُت خانے درِ کعبہ میں یکلخت گرے ہیں

آسائشِ ہستی بھی ہے جنّت بھی انہی میں
جو معنی ہدایات کے ہادی نے دیے ہیں

یہ خُلقِ رسالت ہے، یہ ایثارِ نبوّت
جس نے بھی دِیے کانٹے، اُسے پھول دیے ہیں

لاریب ہیں سب سرورِ عالم (ﷺ) کے بھکاری
ہونے کو زمانے میں شہنشاہ بڑے ہیں

صدّیقؓ ہوں، فاروقؓ ہوں، عثمانؓ و علیؓ ہوں
جو بھی ہیں غلام آپ کے، سلطان بنے ہیں

لے لو جسے لینا ہے ضیاؤں کا خزانہ
دروازے پہ آقا (ﷺ) کے مہ و مہر کھڑے ہیں

توحید کی سوئی کا یہ اعجازِ مبیں ہے
دامن جو دریدہ تھے، محمد (ﷺ) نے سیے ہیں

خوشنودیٔ باری کا ہے آئینہ پیمبر (ﷺ)
دستور تو اغراض کے دُنیا میں بنے ہیں

سایہ نہ کہیں جن کو ملا دھوپ کے اندر
وہ مشفقِ کونین کے دامن میں چھپے ہیں

جب عشقِ نبی (ﷺ) اوڑھ کے دیوانہ گیا ہے
تُربت میں فرشتے بھی محبّت سے ملے ہیں

جب نیند بشیرؔ آ کے نہ دی یادِ نبی (ﷺ) میں
یہ نعت کے اشعار شبِ غم میں کہے ہیں

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

سرکار (ﷺ) کے دربار میں منگتے جو گئے ہیں
ہرگز نہ مدینے سے وہ محروم پھرے ہیں

مخلوق میں کوئی بھی نہیں اُن (ﷺ) کے برابر!
''سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں''

اللہ بھی کہتا ہے پڑھو صَلِّ عَلیٰ تم!!
جب ہم نے کہا صَلِّ عَلیٰ، غم سے بچے ہیں!

تھا آپ (ﷺ) سے پہلے وہاں اصنام کا قبضہ
اب مکّے سے باطل کے سبھی نقش مٹے ہیں

ہر قولِ شہِ دیں (ﷺ) ہے فصاحت کا نمونہ!
سرکار (ﷺ) نے انمول گہر ہم کو دیئے ہیں!

سرکار (ﷺ)! ہمیں حشر میں قدموں میں ہی رکھیے
ہم گنبدِ خضرا کے تصوّر میں پلے ہیں

سرکار (ﷺ)! عطا آپ کی، خالق کا کرم ہے
مدحت کے یہ اشعار جو دیواں میں سجے ہیں

سُن لیجے فغاں پھولؔ کی اے رحمتِ عالمؐ!
ہم پر ہو نظر لطف کی، ہم غم سے دبے ہیں!

تنویر پھولؔ

پھولوں سے لدے، خُلد کی جانب وہ چلے ہیں
چہرے وہ کہ جو گردِ مدینہ سے اَٹے ہیں

ہیں نعت نگاروں کی زبانوں پہ ترانے
یہ نخل عقیدت کے ہیں اور خوب پھلے ہیں

محسوس کیا ہے کہ جلو میں ہیں ملائک
ہم جب بھی سُوئے طیبہ سرکار (ﷺ) چلے ہیں

برکت ہے یہ سب گنبدِ اخضر کی، عزیزو!
جنّت کی سڑک پر جو اشارے ہیں، ہرے ہیں

زحمت کی تمازت سے بچاؤ ہے یقینی
رحمت کے سروں پر ہیں جو سائے، وہ گھنے ہیں

تھا بند سراپردۂ خلوت جو ازل سے
معراج کی شب اس کے سبھی پردے ہٹے ہیں

یہ صُفّہ، یہ قدمین ہے، یہ گنبدِ خضرا
اب قلب کے صفحے پہ یہ سب نقشے جمے ہیں

آقا (ﷺ) کی اطاعت جو نہ کی، ہم ہوئے رُسوا
تعزیر کے کوڑے تو یہیں پڑنے لگے ہیں

مت دیکھ، لبھاتی ہے یہ دنیا تجھے کیسے
یہ سوچ کہ سرکار (ﷺ) تجھے دیکھ رہے ہیں
محمودؔ نہیں اُن سا کوئی صاحبِ ثروت
وہ لوگ جو سرکار (ﷺ) کے ٹکڑوں پہ پلے ہیں

راجا رشید محمودؔ

دُنیا کے سلاطین بھی قدموں میں پڑے ہیں
''سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں''
اللہ کے بعد اُن (ﷺ) کا ہی رُتبہ ہے یقیناً!
''سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں''
ایسا نہ ہُوا کوئی، نہ آئے گا دوبارہ
''سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں''
اللہ نے نبیوںؑ کا بنایا انھیں سردار
''سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں''
جبریلؑ بھی سدرہ پہ رُکے اور یہ بولے
''سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں''
کون اُن (ﷺ) کے سوا پہنچا سرِ عرشِ بریں پھولؔ
''سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں''
گلشن میں سدا پھولؔ کے لب پر یہ سخن ہے
''سرکارؐ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں''

تنویر پھولؔ

اشاریہ نعت گویانِ محترم

(بترتیب حروفِ تہجّی بلحاظِ تخلّص)

امجدؔ حیدرآبادی۔ ۵
فقیر مصطفیٰ امیرؔ (فیصل آباد)۔ ۶۶
محمد افضال انجمؔ۔ ۴۳، ۷۶
بشیر باواؔ (شیخوپورہ)۔ ۲۳
بسملؔ شمسی (فیصل آباد)۔ ۵۶
بشیرؔ رحمانی۔ ۱۸، ۳۸، ۷۹
تنویر پھولؔ (نیویارک)۔ ۶، ۱۰، ۱۷، ۲۵،
۳۰، ۴۸، ۶۲، ۸۰، ۸۲
ثاقبؔ علوی (کامونکی)۔ ۵۲، ۶۵
حبیب ثاقبؔ۔ ۲۱
پیرزادہ حمیدؔ صابری۔ ۴۱، ۷۲
رفیع الدین ذکیؔ قریشی۔ ۳۷
رفیقؔ عزیزی۔ ۶۰
ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)۔ ۵۲، ۶۷
فرزند علی شوقؔ (گوجرانوالا)۔ ۴۲
شہزادؔ مجددی۔ ۱۷
لال حسین صابرؔ۔ ۲۹
محمد ابراہیم عاجزؔ قادری۔ ۷، ۱۹، ۲۰، ۳۱، ۳۹،
۴۰، ۴۵، ۶۱، ۷۷
محمد عارفؔ قادری (واہ کینٹ)۔ ۵۱
محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)۔ ۱۰، ۳۴،
۶۴
عقیلؔ اختر۔ ۱۴۸
گہرؔ اعظمی (کراچی)۔ ۶۴
راجا رشید محمودؔ۔ ۹، ۱۵، ۲۱، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۳۲،
۴۴، ۴۶، ۵۴، ۵۵، ۶۲، ۶۷، ۶۹، ۷۰، ۸۱
منظرؔ عارفی (کراچی)۔ ۱۶، ۴۷، ۵۷
محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)۔ ۱۲، ۵۳، ۷۰
غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)۔ ۶، ۱۳، ۳۴،
۳۵، ۷۴
ریاض ندیمؔ نیازی (سبی بلوچستان)۔ ۱۸،
۴۹، ۵۰

CPL 214
واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء
میری آنکھ نے آج تک آپ ﷺ جیسا حسین نہیں دیکھا اور کسی ماں نے آپ جیسا نہیں جنا۔ (اللہ تعالیٰ) نے آپ کو ہر عیب سے مبرا فرمایا۔ ایسے لگتا ہے جیسے آپ ﷺ کو آپ کی مرضی سے پیدا فرمایا گیا۔
والضحیٰ
واللیل اذا سجیٰ
قسم ہے وقت چاشت کی
قسم ہے (آپ ﷺ) روشن چہرے کی